ہفت روزہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوة

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۹ / شمارہ نمبر ۲۰

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

محمدؐ کی محبت دین حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

حضرت لقمان حکیم کی نصیحت آموز باتیں

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تاجدارِ ختم نبوت سے بیمثال محبت

فتویٰ ہے "شیخ" کا زمانہ قلم کا ہے

مرزا قادیانی کے جہاد بالقلم کی چند جھلکیاں

مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) کی ختم نبوت کانفرنس

حصولِ سعادت کیلئے منظم انداز میں شرکت کی تیاری کیجئے

چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی انسان کو بہشت بریں کا حقدار بنا سکتی ہے

حضرت سعدیؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک نیک دل شخص جنگل میں سفر کر رہا تھا۔ ایک مقام پر کتا نظر آیا جو پیاس کی وجہ سے ہلکان ہو رہا تھا۔ کتے کو اس حالت میں دیکھ کر اسے بہت ترس آیا۔ اس نے فوراً اپنے سر پر سے پگڑی اور کلاہ اتاری اور ان کی مدد سے کنوئیں سے پانی نکال کر پیاسے کتے کو پلایا۔ اس زمانے کے پیغمبر کو بتایا گیا کہ اس شخص کی اس نیکی کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسے پسند فرمایا کہ اس کے سارے گناہ معاف فرما دیئے جو لوگ نیکی کے راستے سے بھٹک گئے ہیں۔ انہیں اس واقعہ پر غور کرنا چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ایک کتے کو پانی پلا دینے جیسی معمولی نیکی کو قدر کی نگاہ سے دیکھا تو ایک انسان کے ساتھ بھلائی کرنے کا درجہ کتنا بڑا ہوگا۔ لازم ہے کہ ہر شخص اپنی بساط کے مطابق بھلائی کے کاموں میں لگا رہے اگر ایک شخص مسافروں کے لیے کنواں نہیں کھدوا سکتا تو اسے چاہئے اندھیرے راستے میں چراغ ہی جلا دے۔ ایک غریب، آدمی کا راہ خدا میں ایک دینار خرچ کرنا امیر کے خزانے لٹانے سے زیادہ قابل تعریف ہے۔ حضرت سعدیؒ نے یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ نیکی کرنے کے لیے صاحب اقتدار اور قوت وشوکت والا ہونے کی شرط نہیں اس سلسلے میں اصل چیز دل کا تقویٰ ہے درست نیت اور خلوص کے ساتھ ادنیٰ سی ادنیٰ نیکی بھی انسان کو بہشت بریں کا حقدار بنا سکتی ہے۔

استادؒ کی دعا

امام ابو یوسف جب حضرت امام ابو حنیفہؒ کے پاس تھے تو عسرت اور فلاکت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ حتیٰ کہ کبھی کبھی حضرت امام ابو حنیفہؒ کے فیض صحبت کا سلسلہ منقطع کر کے تلاش معاش کے لیے مجبور ہو جایا کرتے تھے۔ فقر وفاقہ کے باوجود امام ابو یوسفؒ کا شوق علم دیکھ کر ایک مرتبہ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے انہیں دعا دی کہ تم ہمیشہ عیش وتنعم کی زندگی بسر کرو گے۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ آپ ہارون الرشید کے قاضی القضاۃ بن گئے اور اپنی فراخ دستی کے زمانے میں بھی اپنے استاد کی دعا کو یاد کر کے اظہار تشکر کیا کرتے تھے۔ اس کثرت شکر گزاری کا مطلب ایک مرتبہ ہارون الرشید نے امام ابو یوسفؒ سے دریافت کیا تو آپ نے اپنے استاد حضرت امام ابو حنیفہؒ کی دعا کا قصہ بکم وکاست بیان کر دیا۔ جس کو سن کر ہارون رشید بہت متاثر ہوا۔

(حقائق ومعارف)

شیخی خورے کا انجام

ایک شیخی خورے کو دنبے کی چکنی کا ایک ٹکڑا مل گیا۔

وہ روزانہ صبح کو اس سے اپنی مونچھیں تر کرتا اور پھر امیر لوگوں میں جا کر کہتا کہ آج خوب مرغن غذائیں کھائی ہیں۔ یہ شیخی بگھارتے ہوئے وہ بار بار اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا تھا۔ تاکہ وہ اس کی بات پر یقین کر لیں۔ اس نادان کی زبان تو ڈینگیں مار رہی ہوتی اور اس کا معدہ اس کی آنکھوں پر لعنتیں بھیج رہا ہوتا کہ خدا کرے اس کی مونچھیں برباد ہوں۔ اگر یہ کم بخت جھوٹ نہ بولتا تو شاید کوئی اللہ کا بندہ رحم کھا کر میری بھوک دور کر دیتا۔ خدا کا کرنا ایک دن ایک بلی چربی کا وہ ٹکڑا اٹھا لے گئی گھر کے لوگ بہتیرا اس کے پیچھے بھاگے لیکن وہ ہاتھ نہ آئی۔ شیخی خورے کا ایک کم سن لڑکا تھا۔ باپ کے ڈر سے اس کا رنگ فق ہو گیا اور وہ دوڑتا ہوا اس محفل میں گیا جہاں اس کا باپ ڈینگیں مار رہا تھا۔ لڑکے نے وہاں جاتے ہی رونا شروع کر دیا۔ باپ نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ آپ جس چربی سے روزانہ اپنی مونچھیں چکنی کیا کرتے تھے۔ وہ بلی لے گئی۔ لڑکے کی بات سن کر اہل محفل بے اختیار ہنس پڑے اور شیخی خورے پر گھڑوں پانی پڑ گیا۔ اب اس میں کسی سے آنکھ ملا کر بات کرنے کی ہمت بھی نہ تھی۔ تاہم کچھ نرم دل امیروں کو اس کے حال پر رحم آ گیا اور وہ اس کو دعوتوں میں بلا کر پیٹ بھر کھلانے لگے۔ جب اس نے اہل کرم کے برتاؤ سے سچائی کا مزہ چکھا تو بے جا گھمنڈ اور ڈینگ بازی سے ہمیشہ کے لیے توبہ کر لی۔

(حکایات رومیؒ)

اگر عالم باعمل نہیں تو کچھ نہیں

اے لوگو! دنیا ختم ہو رہی ہے۔ عمریں فنا ہو رہی ہیں۔ اور آخرت تمہارے قریب آ گئی ہے اور تمہیں اس کی مطلق فکر نہیں ہے۔ بلکہ تمہاری ساری فکر دنیا اور اس کے جمع کرنے کے لیے ہے۔ علم پکارتا ہے عمل کو، پس اگر وہ اس کی تعمیل کرتا ہے تو ٹھہر جاتا ہے، علم بھی چل دیتا ہے اس کی برکت چلی دیتی ہے اور صرف پڑھنا پڑھانا باقی رہ جاتا ہے۔ پوست رہ جاتا ہے اور مغز جاتا رہتا ہے۔ علم سیکھ کر عمل کو چھوڑنے والے لوگو! کوئی تم میں شعر گوئی کا ماہر ہے اور کوئی عبارت آرائی اور فصاحت وبلاغت میں یکتا ہے اور اس کے پاس نہ عمل ہے اور نہ اخلاص ہے تو یہ سب خوبیاں بیکار ہیں۔ اگر تمہارا قلب مہذب ہو جاتا تو تمہارے اعضاء بھی مہذب بن جاتے کیونکہ قلب اعضاء کا بادشاہ ہے اور بادشاہ مہذب بنتا ہے تو رعیت بھی مہذب بنتی ہے۔ علم چھلکا ہے اور عمل مغز ہے۔ چھلکے کی حفاظت اس لیے کی جاتی ہے کہ مغز محفوظ رہے اور مغز کی حفاظت اس لیے کی جاتی ہے کہ اس میں سے روغن نکالا جائے۔ جب چھلکے میں مغز نہ رہا تو خالی چھلکے کا کیا بناؤ گے اور جب مغز میں روغن نہ رہا تو سوکھے مغز کو لے کر کیا کرو گے؟ اسی لیے جب عمل جاتا رہا تو گویا علم بھی جاتا رہا، عمل کے بغیر علم کا پڑھنا اور حفظ کرنا تمہیں کیا نفع دے سکتا ہے؟

(شیخ عبد القادر جیلانیؒ)

امام ابو حنیفہؒ کا بے مثال کردار

خلیفہ منصور نے ایک بار دوسرے علماء کے ساتھ امام ابو حنیفہ کو بھی بلایا اور پوچھا:۔

"یہ حکومت جو اللہ تعالیٰ نے اس امت میں مجھے عطا کی ہے اس کے متعلق آپ لوگوں کا کیا خیال ہے!!"

حضرت امام ابو حنیفہؒ نے جواب دیا" اپنے دین کی خاطر راہ راست تلاش کرنے والا غصے سے دور رہتا ہے۔ اگر آپ اپنے ضمیر کو ٹٹولیں تو آپ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ آپ نے ہم لوگوں کو اللہ کی خاطر نہیں بلایا ہے بلکہ آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کے ڈر سے آپ کے منشا کے مطابق بات کہیں اور عوام کے علم میں آ جائے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ آپ اس طرح خلیفہ بنے ہیں کہ آپ کی خلافت پر اہل فتویٰ میں سے دو آدمیوں کا اجماع بھی نہیں ہوا۔ جب ابو حنیفہؒ گھر واپس چلے آئے تو منصور نے اپنے وزیر ربیع کو ایک توڑا درہم دے کر امام ابو حنیفہؒ کے پاس بھیجا اور کہا یہ ابو حنیفہ کو دینا اگر وہ قبول کر لیں تو ان کی گردن کاٹ لانا اور اگر قبول نہ کریں تو چھوڑ دینا۔ جب ربیع، امام ابو حنیفہ کے پاس درہم کا تھیلا لے کر پہنچا تو امام ابو حنیفہؒ نے کہا خواہ میری گردن ہی کیوں نہ مار دی جائے۔ میں تو اس مال کو ہاتھ نہ لگاؤں گا!!

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

۲۹ ربیع الاوّل تا ۶ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ | ۱۹ تا ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۰ء | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱ — انتخاب — ۲
۲ — ہدیۂ نعت بحضور سرورِ کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ — ۴
۳ — مسلم کالونی صدیق آباد کی ختم نبوت کانفرنس — ۵
۴ — محمدﷺ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے — ۶
۵ — حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت آموز باتیں — ۹
۶ — وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی — ۱۳
۷ — آپ کے مسائل اور ان کا حل — ۱۵
۸ — صحابہ کرامؓ کی تاجدارِ ختم نبوت سے بے مثال محبت — ۱۷
۹ — بزمِ ختم نبوت — ۱۹
۱۰ — اے اسلام کے عریاں مجرم سن ذرا — ۱۹
۱۱ — حمد ربِ ذوالجلال — ۲۱
۱۲ — فتویٰ ہے شیخ کا زمانہ قلم ہے — ۲۳
۱۳ — وہی جگر کے لیے تحفہ — ۲۶
۱۴ ایبٹ آباد میں قادیانی مورچے کی فتح — ۲۶
۱۵ گوجرانوالہ میں ختم نبوت یوتھ فورس کے دفتر کا افتتاح — ۲۷

ایڈیٹر پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳ بنوریہ ٹاؤن کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہٗ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر ۷۱۱۶۷۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

گلدستۂ نعت بحضور شافع یوم النشور، راحت قلب و صدور، امام الانبیاء خاتم المرسلین

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محورِ حلقۂ امکان رسولِ خاتمؐ
مرکزِ شعبۂ ایمان رسولِ خاتمؐ

ساری مخلوق میں ہم پایہ کہاں ہے تیرا
سیّد و سرور و سلطان رسولِ خاتمؐ
وجہِ تکریمِ بشر آپؐ کی ذاتِ معلّیٰ
عظمتِ حضرتِ انسان رسولِ خاتمؐ

کس میں ہمت ہے تری رفعتِ شان کی سوچے
عرش رحمان کے مہمان رسولِ خاتمؐ

تو نے احساس کو الفاظ کا جامہ بخشا!
تیرا فرمان ہے قرآں¹ رسولِ خاتمؐ!
آپ کا چہرہ کہ ہے کہ رحل پہ رکھا مصحف
زلف ہے سنبل و ریحان رسولِ خاتمؐ

حق نے بخشا ہے تجھے رعب و کلامِ جامع
اور رسالت ہے پہچان رسولِ خاتمؐ

تجھ پہ کھل جائے گا گر غور مقامِ عبدہٗ
در پہ جبریل ہے دربان رسولِ خاتمؐ
حق میں مصباح لبِ یاقوت ہلا دیں للّٰہ
ہو مرے درد کا درمان رسولِ خاتمؐ

¹ : قرآنِ خفی ۔ وحیٔ غیر متلو

خواجہ مصباح الدین راٹھور ایم اے ۔ منڈیکے گوراییہ

مسلم کالونی صدیق آباد کی ختم نبوت کانفرنس

حصولِ سعادت کیلئے منظم انداز میں شرکت کی تیاری کیجئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حسب سابق سالانہ ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) میں بتاریخ ۲۳ نومبر ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک پوری آب و تاب سے منعقد ہو رہا ہے اس مرتبہ یہ کانفرنس کچھ تاخیر سے منعقد کی جا رہی ہے ۔ ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی ہے۔

عالمی مجلس کے مرکزی قائدین برطانیہ میں عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے بیرون ملک تھے ان کی تشریف آوری تک تاریخوں کا تعین نہ کیا گیا اور جب وہ حضرات وطن واپس تشریف لائے تو نئے انتخابات کا اعلان ہو چکا تھا۔ اگر کانفرنس ۲۴ اکتوبر سے قبل رکھتے تو الیکشن اس پر اثر انداز ہوتے اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ الیکشن کے بعد کانفرنس منعقد کی جائے لہٰذا اب یہ کانفرنس مذکورہ تاریخوں میں سابقہ شاندار روایات اپنے دامن میں لئے ہوئے پوری آب و تاب سے منعقد ہو رہا ہے۔

اس عظیم الشان کانفرنس میں صوبہ سرحد، بلوچستان، سندھ اور پنجاب خصوصاً قرب و جوار کے اضلاع سرگودھا، خوشاب، بھکر، میانوالی، فیصل آباد، جھنگ، گوجرانوالہ سے شمع رسالت کے پروانے قافلوں کی شکل میں نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے پہنچتے ہیں۔

ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ اس مرتبہ الیکشن کی مصروفیات بھی ہوں گی لیکن الیکشن کا کانفرنس پر اثر انداز نہ ہونا چاہیے۔ عالمی مجلس ختم نبوت کے کارکنوں کے علاوہ تمام شمع ختم نبوت کے پروانوں کو اسی جوش، اسی محبت اسی عقیدت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کانفرنس میں شریک ہونا چاہیے جس کا وہ مظاہرہ ہمیشہ سے کرتے آئے ہیں۔

گذشتہ دنوں مرکزی دفتر ملتان میں عالمی مجلس کے تمام مبلغین کا اجلاس منعقد ہوا جس میں پروگرام طے کیا گیا ہے کہ مبلغین جہاں جہاں جا سکتے ہیں وہاں جا کر وہ عوام کو اس کانفرنس کی افادیت اور اہمیت سے آگاہ کریں گے لیکن وقت تھوڑا ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے کہ مبلغین کا ہر جگہ پہنچنا خاصا مشکل ہے اس لئے ہم خطباء، علماء، طلباء ختم نبوت یوتھ فورس، شبان ختم نبوت اور تمام جماعتی دوستوں سے یہ گذارش کریں گے کہ

۱۔ خطباء حضرات کانفرنس تک ہر جمعہ کو اس کی اہمیت پر تھوڑی بہت روشنی ضرور ڈالیں اور عوام کو شرکت پر آمادہ کریں۔ اگر ممکن ہو تو خود بھی شریک ہوں کیونکہ اس کانفرنس میں شرکت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون عین سعادت ہے محدث عصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے

"الحمد للہ آج پوری امت اسلامیہ کی طرف سے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان فرض کفایہ ادا کر رہی ہے کیونکہ اگر دشمن کسی جگہ حضور علیہ السلام کی ذات گرامی پر حملہ کریں تو مسلمانوں کے لئے آپ ﷺ کی عزت و ناموس کا تحفظ ضروری ہو جاتا ہے۔ آج مجلس تحفظ ختم نبوت حضور علیہ السلام کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے کام کر رہی ہے"

مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ختم نبوت کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں جب بھی ختم نبوت کانفرنس میں حاضر ہوتا ہوں میرا مقصد حصول سعادت ہوتا ہے میری دلی خواہش ہوتی ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھے خادمان ختم نبوت میں شامل فرما دیں۔ جو میرے لئے نجات کا باعث ہوگا"

مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے ربوہ کانفرنس میں فرمایا۔

"اگرچہ میں علیل ہوں...... کانفرنس میں شرکت کو سعادت اور آپ حضرات سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہو گیا ہوں"

۲۔ یوتھ فورس اور شبان کے نوجوان اور مقامی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ضلع میں دیہاتوں کا رخ کریں خصوصاً ان دیہاتوں میں جہاں قادیانی آباد ہیں وہاں کے مسلمانوں کو دعوت دیں اور انہیں شرکت پر آمادہ کریں۔

۳۔ اگر ممکن ہو تو ہر ضلع سے قافلوں کو مرتب کیا جائے اور شرکت کرنے والے حضرات کی لسٹیں تیار کی جائیں۔

اگر تمام دوست منظم انداز میں کام کریں گے تو انشاء اللہ اس کے اثرات اچھے مرتب ہوں گے اور یہ کانفرنس پہلی کانفرنسوں کے مقابلے میں حاضری کے لحاظ سے زیادہ کامیاب ہوگی ہمیں تمام دوستوں اور ختم نبوت کے شیدائیوں سے امید ہے کہ وہ اپنی تمام تر توانائیاں کانفرنس کی کامیابی کے لئے صرف کریں گے اور کانفرنس کو ہر طرح سے کامیاب کرنے کی کوشش کریں گے

محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

تحریر: حافظ محمد ثانی فاضل بنوری ٹاؤن کراچی

انبیاء اور رسولوں کے واجب الاطاعت ہونے کا قانون اللہ کا دائمی قانون ہے قرآن کریم نے یہ فیصلہ صادر فرمادیا کہ ہر رسول اطاعت کے لئے ہی بھیجا گیا ہے لہٰذا انبیاء اور رسولوں کا واجب الاطاعت ہونا قرآن کے نزدیک حق رسالت ہے اور ایک ایسا عام قانون ہے جس سے کبھی کوئی رسول یا نبی مستثنیٰ نہیں رہا۔ قرآنی فلسفہ کے مطابق ہر رسول اطاعت ہی کے لئے مبعوث ہوا ہے۔

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں جو شخص کتب سیرت کا مطالعہ کرے گا اور ان میں بہت سے اہل کتاب اور مشرکین کے تصدیق کے واقعات پڑھے گا، اس پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوجائے گی کہ اسلام صرف آپؐ کی رسالت کی تصدیق کا نام نہیں، نہ وہ صرف معرفت ہے نہ صرف معرفت واقرار کا نام ہے۔

بلکہ جب تک ان کے علاوہ آپؐ کی ظاہراً و باطناً فرمانبرداری اور آپ کی پوری پوری اطاعت نہ کی جائے اور اس کا عہد نہ کیا جائے۔ اس وقت تک وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔

(زاد المعاد جلد سوم صفحہ ۵۵)

حضرت مجدد الف ثانیؒ قدس سرہٗ نے متابعت رسول کے سات درجے تحریر فرمائے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت جو دینی و دنیوی سعادتوں کا سرمایہ ہے۔ کئی درجے رکھتی ہے۔

۱۔ پہلا درجہ عام مسلمانوں کا ہے یعنی تصدیق قلبی کے بعد اطمینان نفس حاصل ہونے سے پہلے احکام شریعت کا بجالانا اور سنت منورہ کی متابعت کرنا ہے۔

۲۔ دوسرا درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اقوال واعمال کا ہے اتباع کرنا ہے جو باطن سے تعلق رکھتے ہیں۔

۳۔ تیسرا درجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اقوال واذواق ومواجید کا اتباع ہے جو ولایت خاصہ سے تعلق رکھتے ہیں

۴۔ چوتھا درجہ نفس کے مطمئنہ ہونے اور اعمال صالحہ کی حقیقت کے بجالانے کا درجہ ہے۔ جو علمائے راسخین کا حصہ ہے

۵۔ پانچواں درجہ آپ کے ان کمالات کا اتباع ہے جن کے حصول میں علم و عمل کو دخل نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر موقوف ہے۔

۶۔ چھٹا درجہ ان کمالات کا اتباع ہے جو آپؐ کے مقام محبوبیت کے ساتھ مخصوص ہے

۷۔ ساتواں درجہ جو پہلے مذکورہ چھ درجوں کا جامع ہے مقام نزول سے تعلق رکھتا ہے۔ (مکتوبات مجدد الف ثانی دفتر دوم مکتوب نمبر ۵۴)

اطاعت رسول کی اہمیت

ارشاد ربانی ہے:۔ "اے نبیؐ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔ اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگذر فرمائے گا۔ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے"

(آل عمران: ۳۱)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کی علامت اور بندہ سے اللہ تعالیٰ کے محبت کرنے اور اس کی بخشش فرمانے کا ذریعہ رسول اکرمؐ کی اطاعت کو قرار دیا گیا ہے یعنی تمہیں اگر اللہ سے محبت ہے تو میرا اتباع کرو گویا اصل محور و مرکز اللہ ہی کی محبت ہے اور اس کا صحیح معیار رسولؐ کی اطاعت ہے

اب جو شخص خدا کی محبت کا دعویدار ہے مگر رسولؐ کی محبت و عظمت پوری طرح نہیں کرتا، یا رسولؐ کی محبت کا دم بھرتا ہے مگر خدا کی عظمت و محبت سے خالی ہے وہ سراسر دھوکے میں ہے رسولؐ کی محبت وعظمت اس کا احترام وادب اولین فریضہ ہے اور یہ سب اس لئے ہے کہ وہ باعظمت ذات کا رسول ہے جس کی تمام کائنات مخلوق ہے۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

جب انسان دل کی تصدیق کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھ لیتا ہے تو وہ مسلمان ہوجاتا ہے اور اس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں اور ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے رسول سرورِ کونین حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے اور تمام عمر آپؐ کی لائی ہوئی شریعت پر سختی کے ساتھ کاربند رہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

۱۔ ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس واسطے کہ اذن خداوندی کی بناء پر اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جس وقت ارتکاب گناہ کرکے اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوجاتے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی ان کے لئے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔

(النساء: ۶۴)

۲۔ رسول جو احکام الٰہی تمہیں دیں ان کو اختیار کرو اور جس چیز سے تمہیں روک دیں اس سے باز رہو۔

(الحشر: ۷)

۳۔ اے نبی! آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا پیغمبر ہوں جو زمین و آسمان کی بادشاہی کا مالک ہے، اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور وہی زندگی بخشتا اور وہی موت دیتا ہے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی امی پر جو اللہ اور اس کے ارشادات کو مانتا ہے۔ اور پیروی اختیار کرو اس کی امید ہے تم راہ راست کو پالو گے۔

(الاعراف: ۱۵۸)

(۵) ایمان لانے والوں کا تو یہ کام ہے جب وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف بلائے جائیں تاکہ رسولؐ ان کے مقدمہ کا فیصلہ کرے تو وہ کہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی ایسے ہی

ب فلاح پانے والے ہیں۔ (النور: ۵۱)

۲) اے نبی آپ کہہ دیجئے کہ تم اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ کی لیکن اگر تم اعراض کرو گے (منہ موڑو گے) تو خوب سمجھ لو کہ رسول پر جس فرض کا بار ڈالا گیا ہے اس کا ذمہ دار وہ ہے اور تم پر جس فرض کا بار ڈالا گیا ہے اس کے ذمہ دار تم اور اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور پیغام پہنچانے والے رسول کے ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا کھول کر۔

(النور: ۵۴)

۷) تحقیق تمہارے لئے اللہ کے رسول (کی زندگی) بہترین نمونہ ہے۔ (الاحزاب: ۲۱)

۸) جس نے رسول کی اطاعت کی تو بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ اور جو الٹا پھرا تو ہم نے آپؐ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ (النساء: ۸۰)

۹۔ اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو گنجائش نہیں جبکہ اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دیں، پھر ان کو اس کام میں کوئی اختیار رہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑا۔ (الاحزاب: ۳۶)

۱۰۔ اے ایمان والو! آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور ڈرتے رہو اللہ سے، بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (الحجرات: ۱)

۱۱) اے ایمان والو! بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر اور اس سے نہ بولو تڑخ کر جیسے تڑختے ہو ایک دوسرے پر کہیں اکارت نہ ہو جائیں تمہارے اعمال اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

(الحجرات: ۲)

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں کا اپنی آواز کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند کرنا اعمال کے ضائع ہونے کا سبب بن سکتا ہے تو ان کا اپنی رائے اور عقول و اذواق و سیاست اور اپنے علوم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے احکام و سنت پر مقدم کرنا اعمال کے ضائع ہونے کا سبب کیونکر نہ ہو گا۔

(اعلام الموقعین جلد ۱، صفحہ ۵۱)

اطاعت رسول کی دس خصوصیات

۱۔ اپنے ہر معاملہ اور مقدمہ کو رسول کے سپرد کر دینا، پھر اس کے ہر فیصلے کو حق سمجھنا اور اس پر دلی خوشی سے راضی ہو جانا (اپنی خواہش کے) خلاف ہونے کی صورت میں دل کے اندر بھی کوئی تنگی محسوس نہ ہو۔

۲۔ رسولؐ کے فیصلہ کا کہیں اپیل نہ ہونا۔

۳۔ اس کے ہر فیصلہ پر رضامندی کا شرط ایمان ہونا۔

۴۔ اس کا ہر فیصلہ ناطق ہونا۔

۵۔ اس کی اطاعت میں ہدایت منحصر ہونا۔ ارشاد ربانی ہے کہ اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو یقیناً راہ ہدایت پاؤ گے۔

(۶) اس کی اطاعت کا بعینہٖ خدا کی اطاعت ہونا۔

۷۔ اس کی اتباع میں خدا کی محبت اور گناہوں کی مغفرت کا یقینی حاصل ہونا۔

۸۔ رسول کی اطاعت و خدا کی اطاعت کا لازم و ملزوم ہونا۔

۹۔ کسی خاص مشورے کے لئے کسی مجلس میں اس سے اجازت کا لازمی ہونا اور اس اجازت کا معیار کمال ایمان ہونا۔

۱۰۔ اس کی اطاعت کے لئے کسی دلیل کا محتاج نہ ہونا۔

اطاعت رسول علامت ایمان اور مخالفت علامت کفر ہے

۱۔ آپ کہہ دیجئے کہ اطاعت کرو اللہ کی اور رسولؐ کی پھر اگر اعراض کریں تو اللہ پسند نہیں کرتا کافروں کو۔

(آل عمران: ۳۲)

۲۔ اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسولؐ کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (آل عمران: ۱۳۲)

(۳) اور جو کوئی اطاعت کرے گا اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی اور اپنے ارباب اختیار کی پس اگر تمہارا کسی چیز میں تنازع ہو جائے تو اس کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف لوٹا دو۔

(النساء: ۱۳)

آیت مذکورہ کی تفسیر میں حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں اللہ کی اطاعت سے مراد قرآن کریم کے احکامات پر عمل پیرا ہونا ہے اور اطاعت رسولؐ سے مراد سنت رسولؐ کو لازم پکڑنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر جلد اول ص ۲۵۸)

حافظ ابن قیم فرماتے ہیں آیتؐ چاہتی ہے کہ خدا کے ٹھیک رسولؐ کی اطاعت بھی ایک مستقل حیثیت کی حامل ہے۔ متعدد قرآنی آیات میں اطاعت رسولؐ کا علیحدہ حکم دیا گیا تھا اس کا مطلب یہی ہے کہ اس کی براہ راست اطاعت کرنا بھی خدا کا ایک حکم ہے۔ اس لحاظ سے جو شخص رسول کی اطاعت نہیں کرتا وہ خدا کی اطاعت بھی نہیں کرتا۔

(اعلام الموقعین جلد دوم: ۲۳۲)

۵۔ جس نے رسول کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ (النساء: ۸۰)

۶۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔ (الانفال: ۱)

۷۔ اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی۔

(المجادلہ: ۱۳)

۸۔ اور تم اطاعت میں رہو اللہ اور اس کے رسول کی تو تمہارے اعمال میں کچھ کم نہیں کرے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ (الحجرات: ۱۴)

ایمان کی بقاء و سلامتی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکامات اور فرامین کی بجا آوری میں مضمر ہے

قرآن کریم کا فیصلہ آیت بالا کے بموجب یہ ہے کہ ایمان کے لئے رسولؐ کی اطاعت ایک لازمی عنصر ہے اور اللہ کا اس کے رسولؐ کی اطاعت لازم و ملزوم ہیں۔ جو شخص رسول اکرم کی اطاعت نہیں کرتا وہ مومن نہیں کہلا سکتا۔ یہ اطاعت رسول کا پہلو تھا اب مخالفت رسول کا پہلو ملاحظہ کیا جائے۔

(۱) ایمان والوں کی بات یہی تھی کہ جب بلائے جائیں اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف فیصلہ کرنے کو ان میں وہ تو کہیں ہم نے سن لیا اور حکم مان لیا اور یہی ہیں فلاح پانے والے۔

(النور: ۵۱)

(۲) اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی اور اللہ سے ڈرتا رہے اور اس کی نافرمانی سے بچ کر چلے تو یہی لوگ کامیاب ہونے والوں میں سے ہیں۔

(النور: ۵۲)

(۳) اور جو کوئی حکم نہ مانے اللہ کا اور اس کے رسولؐ کا سو اس کے لئے آگ ہے دوزخ کی وہاں ہمیشہ رہے گا۔

(الجن: ۲۳)

(۴) اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی

وہ صریح اور کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔

(الاحزاب: ۳۶)

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت لازم و ملزوم ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

قسم ہے آپ کے رب کی وہ اس وقت تک مومن نہ ہوں گے جب تک کہ وہ آپ کو اپنے جھگڑوں میں جو ان میں آپس میں پیش آئیں منصف و حکم نہ بنائیں۔ اور پھر آپ کے فیصلے سے اپنے دل میں تنگی ذرا سی بھی محسوس نہ کریں اور خوشی سے اسے قبول کریں۔

(النساء: ۶۵)

علامہ ابن حزمؒ اس آیت کریمہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کسی مسلمان کے لئے جو توحید کا اقرار کرتا ہو اس بات کی گنجائش نہیں کہ وہ اختلاف اور جھگڑے کے وقت قرآن کریم اور حضور اکرمؐ کی احادیث کے علاوہ کسی اور طرف رجوع کرے۔

اور نہ یہ گنجائش ہے کہ جو ان میں موجود ہو اس کا انکار کرے۔ اگر اس نے دلیل اور حجت کے قیام کے بعد ایسا کیا تو وہ فاسق ہوگا اور جو حلال سمجھتے ہوئے ایسا کرے تاکہ ان دونوں کے حکموں سے نکل جائے۔ اور ان کے چھوڑ کر کسی اور کی اطاعت کو لازمی سمجھے۔ تو ہمارے نزدیک اس کے کافر ہونے میں کوئی تردد نہیں ہے۔

(الاحکام فی اصول الاحکام جلد ۱ صفحہ: ۹۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فیصلے اور ہر حکم کو ماننا ضروری ہے اور کسی ایک معاملہ میں بھی آپؐ کی اطاعت سے انکار و گریز کرنا کفر ہے۔ مزید یہ کہ اس آیت کریمہ سے یہ واضح ہو گیا کہ رسول پر ایمان لانا اس کی اطاعت کے بغیر قرآن کے نزدیک وہ ایمان ہی نہیں ہے۔ انسان صرف لفظ آمنت کہہ کر حقوق رسالت سے اپنا پیچھا نہیں چھڑا سکتا۔ جب تک کہ وہ ہر معاملہ میں رسول کو اپنا حکم نہ بنائے باہمی جو اختلاف بھی ہو اس میں اسی کا فیصلہ ناطق نہ سمجھے اور یہی نہیں بلکہ تکمیل ایمان کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ اگر وہ فیصلہ اپنے خلاف ہو تب بھی اپنے دل میں اس پر کوئی تنگی محسوس نہ کرے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر قرآنی آیات

(۱) اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جبکہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ، اور چلے سب مسلمانوں کے راستے کے خلاف تو ہم حوالہ کریں گے اس کو وہی طرف جو اس نے اختیار کی، اور ڈالیں گے ہم اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہ پہنچا۔

(النساء: ۱۱۵)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور آپ کے احکام و فرامین کو تسلیم نہیں کرتے نیز جو لوگ مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کرتے ہیں۔ ان کو جہنم کی وعید سنائی ہے امت کا اس پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض ہے اور آپ کی مخالفت کفر ہے۔

(۲) یہ اس لئے ہے کہ وہ مخالف ہوئے اللہ کے اور اس کے رسول کے اور جو کوئی مخالف ہو اللہ کا اور اس کے رسول کا تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(الانفال: ۱۳)

(۳) جنگ کرو ان لوگوں کے ساتھ جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور حرام نہیں جانتے ہیں وہ اس کو جو حرام کیا اللہ نے اور اس کے رسول نے۔

(التوبہ: ۲۹)

(۴) کیا وہ نہیں جانتے کہ جو کوئی مقابلہ کرے اللہ سے اور اس کے رسول سے تو اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ ہمیشہ اس میں رہے گا اور یہی بڑی رسوائی ہے۔

(التوبہ: ۶۳)

(۵) سو ڈرتے رہیں وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہیں اس رسول کے حکم کی، اس سے کہ آپڑے ان پر کچھ خرابی یا پہنچے ان کو دردناک عذاب۔

(النور: ۶۳)

ان دونوں آیات مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو رسول کی مخالفت سے باز رہنے کا حکم دیا ہے۔ اور تنبیہ فرمادی کہ رسول کی مخالفت دردناک عذاب کا ذریعہ ہے۔

(۶) بے شک جو لوگ منکر ہوئے اور روکا انہوں نے اللہ کی راہ سے اور مخالف ہو گئے رسول سے بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکی ان پر سیدھی راہ، نہ بگاڑ سکیں گے اللہ کا کچھ بھی، اور وہ اکارت کر دے گا ان کے تمام اعمال۔

(سورہ محمد: ۳۲)

(۷) جو لوگ مخالفت کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول کی، وہ ذلیل ہوئے جیسے کہ وہ ذلیل ہوئے جو ان سے پہلے تھے۔ (المجادلۃ: ۵)

(۸) بے شک جو لوگ خلاف کرتے ہیں اللہ کے اور اس کے رسول کے وہ سب ذلیلوں میں سے ہیں۔

(المجادلۃ: ۲۰)

(۹) یہ اس لئے کہ وہ مخالف ہوئے اللہ کے اور اس کے رسول کے، اور جو مخالف ہوا اللہ سے، تو اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔ (الحشر: ۴)

(۱۰) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدود سے نکل جائے تو اس کو آگ میں ڈالا جائے گا۔ وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کے لئے ذلت کا عذاب ہوگا۔ (النساء: ۱۴)

دیدہ زیب زیورات کیلئے تشریف لائیں
ھارون ساجن اینڈ کمپنی
گولڈ سمیتھ صراف اینڈ جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر: ۲۳۵۸۰۵

حضرت لقمان حکیم رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت آموز باتیں

از: مولانا نور الحق قریشی - بریڈفورڈ

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: تحقیق ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی یعنی علم و دانائی عطا کی جو کہ تمام نعمتوں کا سرچشمہ ہے لہذا لوگوں کو چاہیئے کہ لقمان حکیم کی حکمت آمیز اقوال اور نصیحتوں کو یاد رکھیں اور ان پر عمل کریں۔

لقمان حکیم کے بعض وصایا قرآن مجید میں مذکور ہیں ان کا ثبوت تو لقمان حکیم سے قطعی اور یقینی ہے اور ان کے علاوہ جو دیگر کلمات حکمت و نصیحت لقمان حکیم سے روایت کئے گئے ہیں اگرچہ ان کا ثبوت قرآن کی طرح تو قطعی نہیں مگر ان میں بعض چیزیں احادیث میں مذکور ہیں۔ اور بعض بزرگوں اور علماء کی کتابوں میں مذکور ہیں ان میں سے بعض ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

(۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو جب اس کو سمجھانے لگا اے بیٹے شریک نہ ٹھہرائیو اللہ کا بے شک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے اے بیٹے اگر کوئی چیز ہووے برابر رائی کے دانے کے پھر ہو وہ کسی پتھر میں یا آسمانوں میں یا زمین میں لا کر حاضر کرے اس کو اللہ بے شک اللہ ہر چھپی جانتا ہے خبردار ہے اے بیٹے کھڑی رکھ نماز اور سکھلا بھلی بات اور منع کر برائی سے اور سہار جو تجھ پر پڑے بے شک یہ ہیں ہمت کے کام اور اپنے گال نہ پھلا لوگوں کی طرف اور مت چل زمین پر اتراتا بے شک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اتراتا بڑائیاں کرتا اور چل بیچ کی چال اور نیچے کر آواز اپنی بے شک بری سے بری آواز گدھوں کی ہے۔

(سورۃ لقمان ترجمہ شاہ عبد القادر صاحبؒ)

(۲) قاسم بن مخیمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لقمان حکیمؒ نے اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی کہ اے بیٹے تقنع سے بچ اس لئے کہ تقنع سے رات میں خوف کی کر گرہانے کا ڈر ہے اور دنیا میں مذمت کا ڈر ہے۔ (تقنع کے معنی سر کے اوپر اس طرح چادر لپیٹنا کہ گھونگٹ کی طرح ہو جائے

(تفسیر ابن کثیر)

(۳) عبد اللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لقمان حکیمؒ کہا کرتے تھے کہ جب تے اللہ کے پاس کوئی چیز ودیعت رکھی اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا ہے

(تفسیر ابن کثیر جلد ۳، صفحہ ۴۴)

(۴) شری بن یحییٰ سے روایت ہے کہ لقمان حکیمؒ نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے بیٹے علم اور حکمت نے فقراء اور مساکین کو ملوک اور سلاطین کی جگہ پر بٹھلا دیا۔ (تفسیر ابن کثیر)

(۵) عون بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ جب تم کسی مجلس میں جاؤ تو ان پر سلام کا تیر چلا۔ یعنی ان پر سلام کر پھر ایک کونہ میں بیٹھ جا خاموش۔ اور ان کو دیکھتا رہ پس جب وہ بولیں تو اگر ذکر الہیٰ کی باتیں شروع کی جائیں تو تو بھی اس میں حصہ لے اور اگر ادھر ادھر کی باتیں کریں تو وہاں سے نکل کر اور اٹھ کر کہیں اور چلا جا۔

(تفسیر ابن کثیر و بستان العارفین)

(۶) فرمایا بیٹے! جنازوں پر حاضر ہوا کر اور شادیوں کی محفل میں مت جایا کر کیونکہ جنازے تجھے آخرت یاد دلائیں گے اور شادی کی محفلیں تجھے دنیا یاد دلائیں گی کہ دنیا ایسی ہوتی ہے۔ (تفسیر صاوی)

(۷) فرمایا بیٹے! توبہ میں تاخیر نہ کر کیونکہ موت اچانک آتی ہے۔ فرمایا بیٹے! تو مرد جاہل سے دوستی کرنے کی طرف راغب نہ ہو۔ دیکھنے والا یہ سمجھے گا کہ تو بھی اس عمل سے راضی ہے

(تفسیر صاوی)

(۸) فرمایا بیٹے! اللہ سے ڈرتا رہ اور تقویٰ کو لازم پکڑ مگر اس طرح رہ کہ لوگوں پر تیرا تقویٰ ظاہر نہ ہو اور لوگ یہ سمجھ کر کہ یہ شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس لئے تیرا اکرام کریں حالانکہ اندر سے تیرا دل بدکار رہو۔

(صاوی)

(۹) فرمایا بیٹے! خاموشی کو لازم پکڑ خاموشی پر تجھے کبھی ندامت نہ ہوگی کیونکہ اگر تیرا کلام چاندی کا ہے تو تیری خاموشی سونا ہے۔ فرمایا اے بیٹے! شر سے علیحدہ رہ ایک شر دوسرے شر کا جانشین ہوتا ہے۔

(تفسیر صاوی)

(۱۰) فرمایا بیٹے! علماء کی مجلس لازم پکڑ اور حکماء کا کلام سنا کر کیونکہ اللہ تعالیٰ نور حکمت سے مردہ دل زندہ کر دیتا ہے جیسا کہ مردہ زمین کو بارش زندہ کرتی ہے۔ اور جو جھوٹ بولتا ہے اس کے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے اور بد خلق آدمی کو غم بہت لاحق رہتا ہے اور بھاری پتھروں کا لانا اپنی جگہوں (پہاڑوں) سے آسان ہے بہ نسبت نادان اور بے عقل کے سمجھانے کے

(صاوی)

(۱۱) فرمایا بیٹے! یہ دنیا ایک گہرا دریا ہے جس میں بہت سے لوگ غرق ہوئے ہیں پس اگر تو نجات چاہتا ہے تو اللہ کی پرہیزگاری کو اس میں کشتی بنا اور اس کو ایمان کے سامان سے بھر دے اور اللہ پر توکل کو اس کا لنگر بنا دے تو امید ہے کہ تو ڈوبنے سے بچ جائے گا۔

(صاوی و تنبیہ الغافلین)

(۱۲) فرمایا بیٹے! جب کسی سے دوستی کرنا چاہو تو پہلے غصے کی حالت میں اس کا امتحان لو اور دیکھو کہ وہ غصہ کی حالت میں تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کرتا ہے اگر انصاف کرتا ہے تو وہ دوستی کا لائق ہے ورنہ اس سے پرہیز کرنا۔ (صادی)

(۱۳) فرمایا بیٹے! جب تو دنیا میں اترا ہے تو تیری پشت دنیا کی طرف ہے اور منہ تیرا آخرت کی طرف ہے پس جس گھر کی طرف تو جا رہا ہے وہ اس گھر سے کہیں زیادہ قریب ہے جس سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ (صادی)

(۱۴) فرمایا بیٹے! اللہ سے امید لگائے رکھ مگر ایسی امید نہ ہو کہ تجھے گناہوں پر جری اور دلیر بنا دے۔ اور اللہ سے ڈرتا رہ مگر وہ خوف ایسا نہ ہو کہ تجھے اللہ کی رحمت سے ناامید بنا دے۔ (صادی)

(۱۵) فرمایا اے بیٹے! علماء اور صلحا کی صحبت کو لازم پکڑ اور دو زانو ان کے سامنے بیٹھا کر۔

(سراج منیر)

(۱۶) فرمایا اے بیٹے! جب بھی تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو صدقہ دیا کرو۔ (کیمیائے سعادت)

(۱۷) فرمایا لقمان حکیمؒ کی انگشتری پر یہ قول کندہ تھا کہ کسی ظاہری برائی پر پردہ ڈالنا اس کے بیٹے رئیس برائی پر ذلیل کرنے سے بدرجہا بہتر ہے جو محض شک و گمان کی پیداوار ہو

(کیمیائے سعادت)

(۱۸) فرمایا اے بیٹے! دنیا کو آخرت کے عوض فروخت کر ڈال کہ اس سے دونوں جگہ فائدہ میں رہے گا لیکن آخرت کو دنیا کے عوض بیچنے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ اس طرح تو دونوں طرف سے گھاٹے میں رہے گا۔

(کیمیائے سعادت)

(۱۹) لقمان حکیم نے فرمایا کہ مال صحت سے بہتر نہیں اور طیب نفس سے کوئی اچھی نعمت نہیں۔ (خازن)

(۲۰) فرمایا بیٹے! شدت غضب سے پرہیز کر نا شدت غضب دل کو خراب کر دیتا ہے اس سے حکیم کے دل کا نور مٹ جاتا ہے۔

(سراج منیر)

(۲۱) لقمان حکیم سے کہا گیا کہ کون سا شخص بدترین ہے فرمایا وہ شخص جو یہ پرواہ نہ کرے کہ لوگ اسے بدی پر دیکھیں

(خازن)

ARFI JEWELLERS
عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY
ممتاز زیورات — منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
فون
ARFI JEWELLERS 626236
34 MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK G HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

آٹھواں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ

بعنوان: "قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم"

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام آٹھواں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بعنوان **قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم** منعقد ہو رہا ہے۔ اس انعامی مقابلے کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

(۱) اس آٹھویں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلے کا عنوان ہے "**قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم**"

(۲) اول پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک **گولڈ میڈل**، خصوصی سند اور کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

(۳) دوم پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک **سلور میڈل** خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

(۴) سوم پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک **کانسی کا میڈل** خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

(۵) **مقابلے میں شرکت کرنے والے ہر امیدوار کو ایک خوبصورت تعریفی سند پیش کی جائے گی۔**

(۶) اس کے علاوہ (۱۰) **خصوصی قیمتی انعامات** کتابوں کے دیے جائیں گے۔

(۷) مضامین کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط تحریر کیے جانے چاہئیں۔

(۸) مضمون کم از کم پانچ صفحات اور زیادہ سے زیادہ دس صفحات پر مشتمل ہونا چاہیے۔ (کاغذ کا سائز بڑے صفحات پر مشتمل ہو)

(۹) مضامین کے آخر میں اپنا نام مع ولدیت، مکمل ایڈریس (ٹیلیفون نمبر اگر ہو) ضرور تحریر فرمائیں۔

(۱۰) جج صاحبان کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

(۱۱) جس مضمون کے لیے کتاب سے مدد لی جائے اس کا اور اس کے مصنف کا نام ضرور تحریر ہونا چاہیے۔

(۱۲) مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ یکم جنوری ۱۹۹۱ء ہے اس کے بعد آنے والے مضامین مقابلے میں شامل نہ ہوں گے۔

(۱۳) مضمون بھیجنے والے ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مضمون کے ہمراہ سند اور لٹریچر کے ڈاک خرچ کے لیے دو روپے کے ڈاک ٹکٹ ضرور ارسال فرمائے۔

(۱۴) نتائج کی اطلاع ہر امیدوار کو بذریعہ ڈاک، اخبارات، ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی دی جائے گی۔

(۱۵) تقریب تقسیم انعامات مارچ ۱۹۹۱ء کو ننکانہ صاحب میں منعقد ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ آپ کا بھائی **محمد مشتاق خالد**

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے : صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نسیم منزل ریلوے روڈ **ننکانہ صاحب** ضلع شیخوپورہ — فون ۷۲۹

(۲۲) لقمان حکیمؒ نے فرمایا خاموشی حکمت ہے۔

(تنبیہ الغافلین)

(۲۳) فرمایا بیٹے! توان لوگوں میں سے نہ ہو جا جو اپنی تعریف کے طلب گار رہتے ہیں (سراج منیر)

(۲۴) تیرا کھانا نہ کھائیں مگر صرف متقی اور پرہیزگار لوگ

(صاوی)

(۲۵) فرمایا بیٹے! علم حاصل کرو تو اس پر عمل کرنے کی بھی پوری کوشش کرو۔ (صاوی)

(۲۶) فرمایا بیٹے! ایک زمانہ آئے گا جس میں علم والے (بردبار) کی آنکھ ٹھنڈی نہ ہوگی۔ (صاوی)

(۲۷) فرمایا بیٹے! اپنے امور میں اہل سے مشورہ کرو۔

(صاوی)

(۲۸) فرمایا بیٹے! اللہ کے تقویٰ کو اپنی تجارت بنا کر بغیر سرمایہ کے تجھ کو نفع حاصل ہوگا۔ (صاوی)

(۲۹) فرمایا بیٹے! مرغ کو دیکھ کر صبح کو اٹھ کر اذان دیتا ہے اور تو بستر میں سویا ہوا ہوتا ہے لہٰذا مرغ سے زیادہ عاجز نہ بن۔ (صاوی)

(۳۰) فرمایا بیٹے! جاہل کو ایلچی بنا کر نہ بھیج اور اگر تجھے کوئی دانا میسر نہ آئے تو خود چلا جا۔ (صاوی)

(۳۱) فرمایا بیٹے پیٹ بھر کر نہ کھانا۔ کتے کے سامنے ڈال دینا زیادہ کھانے سے بہتر ہے۔ (سراج منیر)

(۳۲) فرمایا بیٹے: "رب اغفرلی" کثرت سے پڑھا کر اللہ تعالیٰ شانہ کے الطاف میں کچھ اوقات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان میں جو کچھ آدمی مانگتا ہے وہ مل جاتا ہے۔

(۳۳) فرمایا بیٹے: نہ تم اتنے میٹھے بنو کہ لوگ تمہیں نگل جائیں نہ اتنا کڑوے بنو کہ لوگ تھوک دیں۔

(فضائل صدقات، بحوالہ درمنثور)

(۳۴) فرمایا بیٹے! اللہ تعالیٰ شانہ سے اس طرح امید رکھو کہ اس کے عذاب سے بے خوف ہو جا اور اس طرح اس کے عذاب سے خوف کرو کہ اس کی رحمت سے ناامید نہ ہو جا۔ صاحبزادے نے عرض کیا کہ دل تو ایک ہی ہے اس میں خوف اور امید دونوں کس طرح جمع ہوں انہوں نے فرمایا کہ مومن ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس کے لئے گویا دو دل ہوتے ہیں ایک میں پوری امید اور ایک میں پورا خوف

(از فضائل الصدقات)

(۳۵) فرمایا بیٹے: نیک عمل اللہ تعالیٰ کے ساتھ یقین کے بغیر نہیں ہو سکتا جس کا یقین ضعیف ہوگا اس کا عمل بھی سست ہوگا بیٹا جب شیطان تجھے کسی شک میں مبتلا کرے تو اس کو یقین کے ساتھ مغلوب کر اور جب وہ تجھے عمل میں سستی کرنے کی طرف لے جائے تو قبر اور قیامت کی یاد سے اس پر غلبہ حاصل کر اور جب دنیا میں رغبت یا یہاں کی تکلیف کے خوف کے راستے سے وہ تیرے پاس آئے تو اس سے کہہ دے کہ دنیا ہر حال میں چھوڑنے والی چیز ہے۔ نہ یہاں کی راحت کو دوام ہے نہ یہاں کی تکلیف ہمیشہ رہنے والی ہے۔ (فضائل الصدقات)

(۳۶) فرمایا بیٹے! جھوٹ سے اپنے کو محفوظ رکھو۔ جھوٹ بولنا چڑیا (پرندے) کے گوشت کی طرح لذیذ تو معلوم ہوتا ہے لیکن بہت جلد جھوٹ بولنے والے شخص کے ساتھ دشمنی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

(فضائل الصدقات)

(۳۷) فرمایا بیٹے! نیک لوگوں کے ساتھ اپنی نشست کثرت سے رکھا کر کہ ان کے ساتھ بیٹھنے سے نیکی حاصل کر سکوگے اور اگر ان پر کسی وقت اللہ کی رحمت خاصہ نازل ہوئی تو اس میں سے تم کو بھی کچھ نہ کچھ مزہ ملے گا۔

(فضائل الصدقات)

(۳۸) فرمایا بیٹے: اپنے آپ کو برے لوگوں کی صحبت سے دور رکھو کہ ان کے پاس بیٹھنے سے خیر کی امید تو نہیں اور ان پر کسی وقت عذاب نازل ہوا تو اس کا اثر تم تک پہنچ جائے گا۔

(۳۹) فرمایا۔ باپ کی مار اولاد کے لئے ایسی مفید ہے جیسا کہ کھیتی کے لئے پانی۔ (از فضائل الصدقات)

(۴۰) فرمایا بیٹے! جب تیرے پاس کوئی شخص کسی کی شکایت کرے کہ فلاں نے میری دونوں آنکھیں نکال دیں اور واقعہ میں بھی اس کی دونوں آنکھیں نکلی ہوں تو اس وقت اس کے متعلق کوئی رائے قائم نہ کر جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے کیا خبر ہے کہ اس نے خود پہل کی ہو اور اس نے اس سے پہلے چار آنکھیں نکال دی ہوں۔

(از فضائل الصدقات، بحوالہ درمنثور)

(۴۱) تنبیہ ابو لیث میںؒ نقل کیا ہے کہ جب حضرت لقمانؑ حکیم کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا میں نے تم کو اس مدت زندگی میں بہت سی نصیحتیں کیں اس وقت آخری وقت ہے چھ نصیحتیں تم کو کرتا ہوں۔ دنیا میں اپنے آپ کو فقط اتنا ہی مشغول رکھنا جتنی زندگی باقی ہے اور وہ آخرت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔

(از فضائل الصدقات)

(۴۲) فرمایا کہ بیٹے! حق تعالیٰ شانہ کی طرف جتنی تمہیں احتیاج ہے اتنی ہی اس کی عبادت کرنا اور ظاہر ہے کہ آدمی ہر چیز میں حق تعالیٰ شانہ کا محتاج ہے۔

(از فضائل الصدقات)

(۴۳) فرمایا بیٹا! آخرت کے لئے اس مقدار کے موافق تیاری کرنا جتنی مقدار وہاں قیام کا ارادہ ہو ظاہر ہے کہ مرنے کے بعد تو وہاں کے علاوہ کوئی مقام ہی نہیں۔

(از فضائل الصدقات)

(۴۴) فرمایا بیٹے! گناہوں پر اتنی جرأت کرنا جتنا جہنم کی آگ میں جلنے کا حوصلہ ہو اور ہمت ہو کہ گناہوں کی سزا ضابطہ کی چیز ہے اور مراحم خسروانہ کی خبر نہیں۔

(از فضائل الصدقات)

(۴۵) فرمایا بیٹے! جو کوئی گناہ کرنا چاہو ایسی جگہ تلاش کرو جہاں حق تعالیٰ شانہ اور اس کے فرشتے نہ دیکھیں۔

(تنبیہ الغافلین)

(۴۶) کسی آدمی نے حضرت لقمان حکیمؒ سے سوال یہ کیا کہ آپ کو یہ عزت کا مقام کب سے نصیب ہوا ہے آپ نے فرمایا میں نے ہمیشہ قول و عمل میں موافقت کو پیش نظر رکھا نیکی کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتا رہا ہر قسم کی امانت میں خیانت کرنے سے نفرت رکھی اور ہمیشہ لغویات سے کنارہ کیا۔

(۴۷) فرمایا! اے فرزند! صرف اپنی ضرورتوں کے مطابق دنیا میں قدم رکھو اور قناعت کے ساتھ زندگی بسر کرو زیادہ حرص کرنے سے تیری عاقبت برباد ہوگی دنیا کا کاروبار بالکل چھوڑ دینا بھی اچھا نہیں اس سے تو لوگوں پر بوجھ بن جائے گا

(از رسالہ ختم نبوت)

(۴۸) فرمایا اے فرزند! اگر کہیں اللہ والوں کی مجلس مل جائے تو اس میں شرکت کر ذکر الٰہی کی برکت سے جب رحمت نازل ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت سے تجھے بھی حصہ مل جائے گا۔ (از رسالہ ختم نبوت)

(۴۹) فرمایا کہ ہر شخص سچا دوست تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن خود سچا نہیں بنتا۔ (از ختم نبوت)

(۵۰) فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی کو امانت دار بنائے تو امین کا فرض ہے کہ اس امانت کی حفاظت کرے۔

(از قصص القرآن)

(۵۱) فرمایا: واضح ہے کہ داناؤں کی زبان میں خدا کی طاقت ہوتی ہے ان میں سے کوئی کچھ نہیں بولتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو اسی طرح کرنا چاہتا ہو۔

(از قصص القرآن)

(۵۲) فرمایا: بیٹا خوش کلام نو طاقت ہو جا اختیار کر وتب تو لوگوں کی نظروں میں اس شخص سے بھی زیادہ محبوب ہو جائے گا۔ جو ہر وقت ان کو داد و دہش کرتا رہتا ہے۔

(از قصص القرآن)

(۵۳) فرمایا: نرم خوئی دانائی کی جڑ ہے جو بوڑھے وہی کاٹو گے فرمایا اپنے اور اپنے والد کے دوست کو محبوب رکھو۔

(۵۴) حضرت مکحول سے حضرت لقمان کا یہ قول مروی ہے کہ جو اپنے سے فرمایا کہ انسان کے شرف اور سرداری کی بنا حسن عقل پر ہے جس کی عقل اعلیٰ درجہ کی ہوگی وہ اس کے تمام گناہوں کو ڈھک لے گی اور اس کی تمام برائیوں کی اصلاح کر دے گی اور اس کی تمام برائیوں کی اصلاح کر دے گی اور اس کو رضا مولیٰ حاصل ہو جائے گی۔ (از لطائف علمیہ)

(۵۵) وہب بن منبہ سے منقول ہے کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے بیٹے انسان کی عقل کامل نہیں ہوتی جب تک اس میں دس صفات پیدا نہ ہوں۔ ۱۔ کبر یعنی نخوت و غرور سے محفوظ ہو۔ ۲۔ اور نیک کاموں کی طرف پورا میلان ہو۔ ۳۔ دنیاوی سامان میں سے حرف بقدر حیات اکتفا کرے۔ ۴۔ اور زائد خرچ کر دے۔ ۵۔ تواضع کو بڑائی سے اچھا سمجھے۔ ۶۔ اور اپنا بہلو گرا بینے کو عزت اور مرتبہ پر ترجیح دے۔ ۷۔ سمجھ کی باتیں حاصل کرنے سے زندگی بھر نہ تھکے۔ ۸۔ اور اپنی طرف سے کسی سے اپنی حاجت کے لئے تحکم اور بدمزاجی نہ اختیار کرے۔ ۹۔ اور دوسرے کے تھوڑے احسان کو زیادہ سمجھے۔ اور اپنے بڑے احسان کو کم سمجھے۔ ۱۰۔ اور تمام اہل دنیا کو اپنے سے اچھا سمجھے اور اپنے آپ کو سب سے برا سمجھے اور اگر کسی کو اپنے سے اچھا دیکھے تو خوش ہو اور اسی بات کا خواہش مند ہو کہ اس کی عمدہ صفات خود بھی اختیار کرے اور کسی کو بری حالت میں پائے تو خیال کرے کہ انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے ہم کو کیا خبر یہ بھی ممکن ہے کہ یہ نجات پا جائے اور میں ہلاک ہو جاؤں۔

جب یہ دس صفات پیدا ہو جائیں تو سمجھو عقل مکمل ہو جائے گی۔ (از لطائف علمیہ)

اعلانِ برأت

منکہ حافظ عبدالقدوس ولد عبدالرحیم قوم راجپوت سکنہ بہاولپور خدا وند قدوس کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے اس بات کا برملا اعلان کرتا ہوں کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی ولد مرزا غلام مرتضیٰ مدعی نبوت کو دجال و کذاب، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں نیز مرزا قادیانی کو نبی یا مذہبی پیشوا ماننے والے لاہوری اور قادیانی (ربوائی) کو بھی دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

گزشتہ دنوں میرے متعلق بعض احباب میں غلط فہمی پیدا ہوئی کہ میں قادیانی ہو گیا ہوں میں پہلے کبھی قادیانی تھا نہ اب ہوں اور نہ آئندہ کبھی ہوں گا (ان شاء اللہ العزیز)۔ یہ واقعہ ہے کہ میں کچھ عرصہ قادیانیوں میں رہا ہوں اور ان کی ملک و ملت دشمنی کو قریب سے دیکھا ہے مجھ پر کچھ قادیانیوں نے جو بہاولپور سے تعلق رکھتے تھے ڈورے ڈالنے کی کوشش کی میں ان کے خلاف صدارتی آرڈی نینس امتناع قادیانیت کے تحت قانونی کارروائی کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہوں اور اس سلسلہ میں اپنے وکلاء سے مشاورت کر رہا ہوں۔ میں عنقریب آئندہ لائحہ عمل اور تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ہدایات کے مطابق کام کرنے کا بھرپور اعلان کروں گا۔ لہٰذا میرے متعلق پائے جانے والے شکوک و شبہات دور ہو جانے چاہئیں

(دستخط حافظ عبدالقدوس دستخط محمد اسمٰعیل شجاع آبادی خادم ختم نبوت بہاولپور)

خدمت انسانیت ایک عظیم عبادت ہے

ایک مفید اور مخلصانہ مشورہ

آج انسانی صحت و تندرستی ... معاشرہ ... مسئلہ بن چکا ہے۔

ہم نے اس مسئلہ صحت کو ... اور ... کے ارادے سے آسان اور ارزاں ... کا عزم کیا ہے ... جا رہے ہیں ... ہے ... پریشانی ... ہیں ... علاج ... جب کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے

مایوسی گناہ ہے

ہم مریض کو بااصول علاج ... ہمدردانہ ... ادویات ... کرتے ہیں۔

ہمارا طریقہ علاج دوسرے اداروں سے مختلف ہے۔ ہمارے طریقہ علاج سے بفضل تعالیٰ بیماری جڑ سے ختم ہو جاتی ہے۔ اور ان شاء اللہ العزیز دوبارہ علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ہمارا بلند معیار، بااصول، مستند ادارہ

آپ کو سستا، آسان، بااصول، تسلی بخش، مستقل اور مختصر طریقہ علاج فراہم کرے گا۔

آپ اپنے مرض کے حالات لکھ کر ہم سے رابطہ قائم کریں۔ ادویات بذریعہ ڈاک منگوائی جا سکتی ہیں۔

طالب علموں اور غرباء کے لئے خصوصی رعایت ہوگی

منیجر ادارہ

النجم الصحت حافظ آباد پاکستان

پوسٹ کوڈ:۔ 52110

۵۲۱۱۰

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

از: عبدالوحید بی ایس سی انگہ وادی سون

لغت کی رو سے خاتم النبیین کے معنی جہاں تک سیاق و سباق کا تعلق ہے وہ قطعی طور پر اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ یہاں خاتم النبیین کے معنی سلسلہ نبوت کو ختم کر دینے والے ہی کے لئے استعمال کئے جائیں اور یہ سمجھا جائے کہ حضورؐ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا لیکن یہ صرف سیاق ہی کا تقاضا نہیں ہے لغت بھی اس معنی کی متقضی ہے عربی لغت اور محاورے کی رو سے ختم کے معنی مہر لگانے بند کرنے اور آخر تک پہنچ جانے، اور کسی کام کو مکمل کرنے کے ہیں اس بناء پر تمام اہل لغت اور اہل تفسیر نے بالاتفاق خاتم النبیین کے معنی آخری نبی سرور کونین ؐ کے لئے لکھے ہیں۔ عربی لغت و محاورے کی رو سے ڈاک خانے کی اس مہر کے نہیں ہیں جسے لگا لگا کر خطوط جاری کئے جاتے ہیں بلکہ اس سے مراد وہ مہر ہے جو لفافے پر اس لئے لگائی جاتی ہے کہ نہ اس کے اندر سے کوئی چیز باہر نکلے اور نہ باہر کی کوئی چیز اندر جائے

ختم نبوت کے بارے میں نبی کریم ؐ کے ارشادات مبارک

قرآن کے سیاق و سباق اور لغت کے لحاظ سے اس لفظ کا جو مفہوم ہے اس کی تائید نبیؐ کی احادیث کرتی ہیں مثال کے طور پر چند تحقیق شدہ احادیث نقل کی جاتی ہیں۔

(۱) نبی کریم ؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء کیا کرتے تھے جب کوئی نبی انتقال کر جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا بلکہ خلفاء ہوں گے (جیسے خلافت راشدہ) (بخاری کتاب المناقب باب ذکر عن بنی اسرائیل)

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور بہت حسین و جمیل بنا کر کونے میں ایک اینٹ کی جگہ کو خالی چھوڑ دیا لوگ کہتے تھے کہ یہ خوب صورت عمارت ایک اینٹ نہ ہونے کی وجہ سے ادھوری رہ گئی ہے جو نبوت کی عمارت تھی اور میں وہ آخری اینٹ جس کی وجہ سے عمارت تکمیل کو پہنچی اور میں خاتم النبیین ہوں (بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین)

بہ روایت حضرت ابی بن کعبؓ حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابوہریرہؓ

(۳) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھ باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے (۱) مجھے جامع و مختصر بات کہنے کی صلاحیت دی گئی (۲) مجھے رعب کے ذریعے نصرت بخشی گئی (۳) میرے لئے اموال غنیمت حلال کئے گئے (۴) میرے لئے زمین کو مسجد بنا دیا گیا یعنی میری شریعت میں نماز مخصوص عبادت گاہوں میں ہی نہیں بلکہ تمام روئے زمین پر پڑھی جا سکتی ہے (۵) مجھے تمام دنیا کے لئے رسول بنایا گیا (۶) اور مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا (مسلم ابن ماجہ ترمذی)

(۴) ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی (کتاب الرؤیا، مسند احمد، جامع ترمذی بروایت انس بن مالکؓ)

(۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں ماحی ہوں میرے ذریعے کفر محو کیا جائے گا۔ میں حاشر ہوں میرے بعد لوگ حشر میں جمع کئے جائیں گے۔ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو (بخاری و مسلم کتاب الفضائل، ترمذی باب اسماء النبی، کتاب الآداب المستدرک للحاکم، کتاب التاریخ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال کے خروج سے نہ ڈرایا ہو (مگر ان کے زمانے میں وہ نہ آیا) اب میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔ لامحالہ اب اس کو تمہارے اندر ہی نکلنا ہے۔ (باب الدجال ابن ماجہ کتاب الفتن)

(۷) عبدالرحمن بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر بن العاصؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے نکل کر ہمارے درمیان تشریف لائے اس انداز سے گویا آپ ہم سے رخصت ہو رہے ہیں آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا" اور میرے بعد کوئی نبی نہیں (مسند احمد) بروایت حضرت عبداللہ بن عمر بن العاصؓ)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے صرف بشارت دینے والی باتیں ہیں۔ عرض کیا گیا وہ بشارت دینے والی باتیں کیا ہیں۔ نبی کریم نے فرمایا اچھا خواب یعنی وحی بالکل بند ہے زیادہ سے زیادہ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ملے گا تو بس اچھے خواب کے ذریعے مل جائے گا (ابوداؤد مرویات ابوالطفیل، نسائی، مسند احمد)

(۹) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتا (بخاری و مسلم کتاب فضائل صحابہ)

(۱۰) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں تیس کذاب ہوں گے

جن میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں (ابو داؤد، کتاب الفتن)

(۱۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوتے تھے جن سے کلام کیا جاتا ہے بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوں، میری امت میں اگر کوئی ہوا تو وہ عمرؓ ہوگا (بخاری کتاب المناقب) اس سے معلوم ہوا کہ نبوت کے بغیر مخاطبہ الٰہی سے سرفراز ہونے سے بھی اگر کوئی ہوتے تو وہ حضرت عمرؓ ہوتے

(۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں (یعنی میری امت آخری امت ہے) (طبرانی، بیہقی، کتاب الرؤیا)

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے (یعنی مسجد نبویؐ ہے) (مسلم کتاب الحج، باب فضل الصلوٰۃ مسجد مکہ و مدینہ)

مسئلہ ختم نبوت پر صحابہ کرامؓ کا اجماع

یہ بات معتبر تاریخی روایات سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے فوراً بعد جب لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور جن لوگوں نے ان کی نبوت تسلیم کی ان کے خلاف صحابہ کرامؓ نے بالاتفاق جنگ کی تھی اس سلسلے میں مسیلمہ کذاب کا معاملہ قابل ذکر ہے یہ شخص نبی کی نبوت کا منکر نہ تھا بلکہ اس کا دعویٰ یہ تھا کہ اسے حضورؐ کے ساتھ شریک نبوت بنایا گیا ہے اس نے حضورؐ کی وفات سے پہلے جو عریضہ آپ کو لکھا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں۔

مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کی طرف آپ پر سلام ہو آپ کو معلوم ہو کہ میں آپ کے ساتھ نبوت کے کام میں شریک کیا جاتا ہوں (طبری جلد دوم صفحہ ۳۹۹ طبع مصر)

مورخ طبریؒ نے یہ روایت بیان کی ہے کہ مسیلمہ کے ہاں جو اذان دی جاتی تھی اس میں اشہد ان محمد رسول اللہ کے الفاظ کہے جاتے تھے اس صریح اقرار رسالت محمدیؐ کے باوجود سے کافر اور خارج از ملت قرار دیا گیا اور اس سے جنگ کی گئی تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ بنو حنیفہ نیک نیتی کے ساتھ اس پر ایمان لائے اور واقعی اس غلط فہمی میں ڈالا گیا تھا کہ محمد رسول اللہ نے اس کو خود شریک رسالت کیا تھا نیز قرآن کی آیات کو اس کے سامنے مسیلمہ پر نازل شدہ آیات کی حیثیت سے ایک ایسے شخص نے پیش کیا تھا جو مدینہ طیبہ سے قرآن کی تعلیم حاصل کر کے گیا تھا (البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ۵ صفحہ ۵۱)

ان سب باتوں کے باوجود صحابہ کرامؓ نے اسے خارج از ملت قرار دیا اور اس جرم میں جنگ کی تھی اسلامی قانون کی رو سے اگر باغی مسلمان کے خلاف اگر جنگ کی نوبت آئے تو ان کے قیدی غلام نہیں بنائے جا سکتے مسلمان تو درکنار ذمی بھی اگر باغی ہوں تو گرفتار ہونے کے بعد ان کو غلام بنانا جائز نہیں ہے لیکن مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں پر جب چڑھائی کی گئی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اعلان فرمایا کہ عورتوں اور بچوں کو غلام بنایا جائے چنانچہ انہی میں سے ایک لونڈی حضرت علیؓ کے حصے میں آئی جن کے بطن سے تاریخ اسلام کی مشہور شخصیت محمد بن حنفیہؒ نے جنم لیا (البدایہ والنہایہ جلد ۶ صفحہ ۳۱۶، ۳۲۵)

اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے اس جرم کی بناء پر جنگ کی تھی کہ اس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا اور دوسرے لوگ اس کی نبوت پر ایمان لائے۔ یہ کارروائی حضورؐ کے وصال کے فوراً بعد ہوئی تھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی قیادت میں ہوئی ہے اور ان کی پوری جماعت کے اتفاق سے ہوئی اجماع صحابہؓ کی اس سے زیادہ صریح مثال شاید ہی کوئی اور ہو۔

تمام علمائے امت کا اجماع

اجماع صحابہؓ کے بعد مسائل دین میں جس چیز کو حجت کی حیثیت حاصل ہے وہ علمائے امت کا اجماع ہے اس لحاظ سے جب ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ پہلی صدی سے لے کر آج تک ہر زمانے کے علمائے اسلام اس پر متفق ہیں کہ محمدؐ کے

باقی صفحہ ۲۷ پر

شاعر ختم نبوت سید محمد امین گیلانی

ہر چہ گویم حق گویم

- آفسٹ کتابت۔ عمدہ طباعت۔ صفحات ۶۵۔ کاغذ گلیز۔
- سید محمد امین گیلانی نے عقیدہ ختم نبوت کی تائید اور قادیانیت کی تردید میں زندگی بھر جو نظمیں لکھی ہیں۔ سب کو یکجا اس کتاب میں شائع کر دیا گیا ہے۔
- ہر نظم کے شروع میں حدیث شریف انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کا مونوگرام دیا گیا ہے
- ۵۳ء، ۷۴ء، ۸۴ء کی تحریکہائے ختم نبوت کی ایمان پرور نظموں کو پڑھ کر آپ جھوم اٹھیں گے۔
- ان نظموں کو پڑھتے وقت مرزائیت پھڑپھڑاتی نظر آئے گی۔ تو حکمران مبہوت نظر آئیں گے
- سید امین گیلانی کی شاعری پر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی معیت کے گہرے اثرات آپ محسوس کریں گے۔
- اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات خصوصاً جلسوں اور کانفرنسوں میں پڑھنے والوں کے لئے یہ نادر تحفہ ہے۔
- ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت مع ڈاک خرچ ۱۰/- روپے

نوٹ: قیمت پیشگی روانہ فرمائیں۔ وی پی ہرگز نہ ہوگی

پتہ۔ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی

پلاٹوں کا تنازعہ

ایک سائل

مسئلہ یوں ہے کہ میں نے دبئی سے کچھ رقم اپنے والدین کو بھیجی تھی جس میں سے انہوں نے دو عدد پلاٹ خرید لئے تھے اور میں یہاں پر موجود نہیں تھا۔ اس لئے دونوں پلاٹ والد صاحب کے نام کرا دیئے تھے۔ دبئی سے آنے کے بعد میں نے والد صاحب سے کہا کہ ایک پلاٹ میرے نام کر دیں جس پر کافی جھگڑا ہوا اور والدین نے مجھے الگ کر دیا اور کوئی رقم نہیں دی میں پگڑی کے مکان میں رہتا ہوں، پلاٹ کی بات کرتا ہوں تو والدین کہتے ہیں یہ پلاٹ بھائیوں کا حصہ ہے جبکہ میں کہتا ہوں یہ دونوں پلاٹ میرے ہیں اور میری رقم سے خریدے گئے ہیں۔ ان پلاٹوں کی خریداری میں نہ والد صاحب کی رقم لگی اور نہ بھائیوں کی جیبوں کا حصہ لگا۔ اب والد صاحب ایک پلاٹ فروخت کرکے اس رقم سے دوسرے پلاٹ پر تعمیر کرکے اس کو کرائے پر دینا چاہتے ہیں، یا دونوں پلاٹ فروخت کرکے اس رقم کو اپنے اور بھائیوں کے استعمال میں لانا چاہتے ہیں۔ یا اس میں بھائیوں کے ساتھ خود رہنا چاہتے ہیں، ان کے ارادے مختلف ہیں جس مکان میں والدین اور بھائی رہتے ہیں یہ مکان بھی میں نے اور والد صاحب نے مل کر خریدا تھا اس کا حق بھی مجھے نہیں ملا دونوں پلاٹ اور مکان والد صاحب کے نام پر ہیں۔

سوال ۱: کیا ان پلاٹوں پر بھائیوں اور والدین کا حق ہے کیا ایک پلاٹ فروخت کرکے دوسرے پر تعمیر کرکے کرائے پر دے سکتے ہیں کیا ان پلاٹوں پر والدین اور بھائی رہ سکتے ہیں؟

سوال ۲: جس مکان میں والدین اور بھائی رہائش پذیر ہیں جو میں نے اور والد صاحب نے مل کر خریدا تھا کیا اس پر میرا حق نہیں ہے کیا اس مکان میں بھائیوں کا حصہ ہے۔

ج: آپ نے والدین کو جو رقم بھیجی تھی کیا کہہ کر بھیجی تھی اور کس مقصد کے لئے بھیجی تھی؟ اگر وہ رقم آپ نے امانت کے طور پر بھیجی تھی یا یہ کہہ کر بھیجی تھی کہ آپ کے لئے پلاٹ خرید لئے جائیں تو آپ کے والدین غلطی پر ہیں اور یہ پلاٹ آپ کے ہیں، اور اگر آپ نے وہ رقم اپنے والدین کیلئے بھیجی تھی تو آپ کے والد صاحب اپنے نام پر پلاٹ خریدنے کے مجاز تھے اور ان کی یہ بات بھی صحیح ہے کہ باقی بھائی بھی ان میں حصہ دار ہوں گے، لیکن والدین کا آپ کو محروم کر دینا اور دوسرے بھائیوں کو دے دینا شرعاً ناجائز ہے۔

جو مکان آپ نے اور آپ کے والد صاحب نے مل کر خریدا تھا اس میں دونوں کی رقم کے بقدر دونوں کا حصہ ہے اس سے آپ کو بے دخل کر دینا بھی ان کے لئے جائز نہیں آپ کے والدین کو چاہئے کہ آپ کے ساتھ مزید زیادتی نہ کریں اور اپنے بھائی کا بدلہ بھائی کے ساتھ نہ دیں اور آپ کو چاہئے کہ والدین کی بے انصافی پر صبر کریں اور ان کی بزرگ داشت ترک نہ کریں اور چند شریف آدمیوں کو درمیان میں ڈال کر مناسب تصفیہ کر لیں۔

مہدی کا مسئلہ

عالیہ امیر — کراچی

س: ہمیں تاریخ اسلام میں خلافت بنو فاطمہ کا دور پڑھاتے ہوئے ہمارے استاد نے ہمیں یہ بتایا تھا کہ اثنا عشری فرقہ کے مطابق ان کے بارہویں امام امام محمد المہدیؒ جو گیارہویں امام حضرت حسن عسکریؒ کے بیٹے تھے یہ اپنے گھر ”سر من رائے“ سے بچپن میں روپوش ہو گئے تھے، ان کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے کہ وہ قرب قیامت میں مسلمانوں کی اصلاح کے لئے آئیں گے اس لئے امامت کو آگے نہیں بڑھایا اور ان کا لقب ”المنتظر“ رکھا گیا۔ آپ نے جو امام مہدی کے بارے میں بتایا تو کیا یہ وہی حضرت مہدی ہیں جو امام حسن عسکری کے بیٹے تھے۔

(۲) آپ نے اپنے جواب میں ”حضرت مہدی رضی اللہ عنہ“ لکھا، میرے علم کے مطابق اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صحابی رسولؐ ہیں کیونکہ ہم نے تو عام طور پر صحابہ کرام اور ان خواتین کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھا دیکھا ہے جنہیں حضورؐ کا دیدار حاصل ہوا۔

۳۔ امامت کیا ہے؟ کیا یہ خدا کی طرف سے عطا کیا ہوا کوئی درجہ ہے یا حضورؐ کا انعام یا پھر کچھ اور؟

۴۔ ایک امام وہ ہیں جو مسجد کے امام ہوتے ہیں ان کے بارے میں تو بہت کچھ پڑھا ہے لیکن وہ چار امام یعنی امام مالک اور امام اعظم، امام شافعی وغیرہ اور وہ امام جو اثنا عشری اور اسماعیلی فرقوں کے یا ان کے امام ہیں ان میں کیا فرق ہے اور احادیث میں ان کا کیا مقام ہے؟

۵۔ دجال کون تھا کیا اسے بھی زندہ اٹھا لیا گیا یا وہ غائب ہو گیا؟

ج: (۱) جی نہیں! ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ امام مہدی پیدا ہوں گے اور جب ان کی عمر ۴۰ برس کی ہو جائے گی تو مسلمانوں کے امیر اور خلیفہ ہوں گے۔

(۲) حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اس لئے حضرت مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحابی ہیں ان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا صحیح ہے۔

(۳) مسلمان جس شخص کو اپنا امیر بنا لیں وہ مسلمانوں کا امام ہے امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد نہیں کئے جاتے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بطور انعام امام بنایا ہے

(۴) مسجد کے امام نماز پڑھانے کے لئے مقتدیوں کے پیشوا ہیں چار امام اپنے علم و فضل اور زہد و تقویٰ کی وجہ سے پیشوا ہیں اور اثنا عشری اور اسماعیلی جن لوگوں کو امام مانتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا ہوا معصوم سمجھتے ہیں اور

ان کا درجہ نبی کے برابر بلکہ نبیوں سے بڑھ کر سمجھتے ہیں یہ عقیدہ اہل سنت کے نزدیک غلط بلکہ کفر ہے۔

۵۔ کانا دجال قرب قیامت میں نکلے گا یہ یہودی ہوگا پہلے نبوت کا پھر خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ اور اس کو قتل کرنے کے لئے عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے دجال کے زندہ اٹھائے جانے کی بات غلط ہے۔

داڑھی رکھنا واجب ہے۔

امیر داب پشاور

س: مولانا صاحب یہ تو میں نے سنا ہے کہ اگر کوئی دفعہ پڑھا ہے کہ آدمی خواہ کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو اگر ایک دفعہ اللہ تعالیٰ سے توبہ مانگ لے اور اپنے گناہوں پر پشیمان ہو تو اللہ رب العزت اس کو معاف کر دیتے ہیں۔ میرا پہلا سوال جو میرے ذہن میں کھٹک رہا ہے وہ یہ ہے کیا اس توبہ سے اس کی پچھلی قضا کی ہوئی نماز بھی معاف ہو جائیں گی۔ کیا اس کے کئی سالوں کے فرض روزے جو اس نے قصداً نہیں رکھے معاف ہو جائیں گے

ج: توبہ سے نماز اور روزہ قضا کرنے کا گناہ معاف ہو جائے گا۔ مگر نماز، روزہ اور زکوٰۃ اس کے ذمہ واجب الادا رہیں گے ان کا ادا کرنا ضروری ہے۔

س: غیبت کے بارے میں پڑھا ہے کہ جس کی غیبت کی گئی ہے اس سے معافی مانگے بغیر چارہ نہیں اگر ایسا ہے تو زندگی میں تو ہر آدمی ہزاروں لوگوں کی غیبت کرتا ہے ان سب سے معافی مانگی جائے کیا توبہ کرنے سے وہ غیبت والا گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

ج: اگر یہ معلوم نہ ہو کہ کن کن کی غیبت کی ہے تو ان سب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ ان کو میری طرف سے راضی کر دیں۔

س: کیا داڑھی رکھنا سنت ہے یا واجب اور جو لوگ داڑھی رکھے بغیر مر جائیں تو کیا ان کی بخشش کے لئے ان کے نماز، روزے اور دوسرے عبادات کافی ہو جائیں گے۔ جبکہ اس نے جان بوجھ کر رسول ﷺ کی اہم سنت کی زندگی بھر مخالفت کی۔

ج: داڑھی رکھنا واجب ہے اور منڈوانا یا کترانا حرام ہے گناہ کبیرہ ہے اگر بغیر توبہ کے مر گیا تو اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے کہ وہ بغیر سزا کے معاف کر دیں یا سزا کے بعد معاف کر دیں۔

س: ہر کام میں اخلاص شرط ہے اور اگر دل میں ذرا بھی ریا کاری ہو تو وہ عمل اللہ کے ہاں مقبول نہیں۔ میں تبلیغ سے اس لئے کتراتا ہوں کہ دل میں اس قسم کے خیالات آتے ہیں کہ بیان کے دوران یا بیان سے پہلے سوچ ہی ہوتا ہے کہ لوگ متاثر ہو جائیں گے اگر صرف لوگوں کو ہی متاثر کرنا ہے تو پھر اس کوشش کا کیا فائدہ؟۔ یہ میں اپنی بات لکھ رہا ہوں باقی تو اللہ کا فضل ہے کہ تبلیغی حضرات اتنے مخلص نظر آتے ہیں کہ ان پر بے اختیار رشک آتا ہے

ج: کسی نیک کام کو ریا کاری کے اندیشہ سے چھوڑنا غلط ہے ریا کاری سے بچنے کا اہتمام ضروری ہونا چاہئے، لیکن نیک کام کو چھوڑ کر نہیں بلکہ نیک کام کرتے ہوئے آپ تبلیغ میں ضرور وقت لگائیں اور امیر صاحب کے کہنے پر بیان بھی ضرور کیا کریں جہاں ریا کا وسوسہ آئے تو استغفار کر لیا کریں رفتہ رفتہ ان شاء اللہ اخلاص پیدا ہو جائے گا۔

کتوں کا مارنا

س: کیا جاندار چیز کو مارنا جائز ہے ہمارے محلے میں کتے مروائے جاتے ہیں انکار کرنے پر سزا دی جاتی ہے کتے مارنے والے یا حکم دینے والے کو گناہ ہوگا؟

ج: کتے اگر موذی ہوں تو ان کو ضرور مارنا چاہئے۔

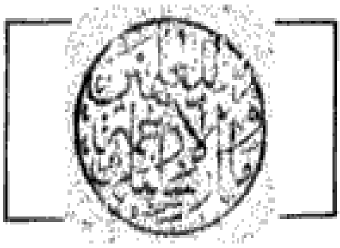

لاکھا روڈ میں قادیانی گستاخ رسول ڈاکٹر کو چھریوں سے وار کر کے

ایک غیرت مند مسلمان نوجوان نے زخمی کر دیا

لاکھا روڈ اندرون سندھ سے آمدہ اطلاعات کے مطابق وہاں ایک قادیانی ڈاکٹر نے مسجد کا مکان لے کر اس میں رہائش اختیار کر لی اور ڈسپنسری کھول لی ساتھ ہی اس نے خفیہ طریقے سے قادیانیت کی تبلیغ بھی شروع کر دی۔ مسلمانوں کو علم ہوا تو انہوں نے مسجد سے نکال دیا۔ اس سلسلہ میں اس نے کافی مزاحمت بھی کی۔ محمد اکبر نامی ایک شخص نوجوان نے جب اسے کہا تو جھوٹا اور جس کو تو نبی مانتا ہے یعنی مرزا قادیانی وہ بھی جھوٹا تھا تو اس قادیانی ڈاکٹر نے جواب میں کہا کہ تو جھوٹا اور تیرا نبی (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بھی جھوٹا جس پر وہ نوجوان مشتعل ہو گیا اور گھر سے چھری لے کر اس پر پے در پے کئی وار کیے جس سے وہ زخمی ہو کر ہسپتال میں داخل ہو گیا۔ پولیس نے محمد اکبر کے خلاف کیس درج کر لیا ہے لیکن اس کے ساتھ دو اور مسلمانوں کو لپیٹ میں لے لیا ہے۔ جو اس وقت موجود ہی نہیں تھے۔ جن میں فیاض احمد اور ایک ڈسپنسر شامل ہیں پولیس اور قادیانی دونوں نے ان کے گھروں پر چھاپہ مارا (جسے ڈاکہ کہنا زیادہ مناسب ہے) اور ایک بھینس، تیرہ بکریاں، سونے کے زیورات اور دوسرا سامان لوٹ کر لے گئے۔ پولیس قادیانیوں کی پوری پوری پشت پناہی کر رہی ہے۔ دریں اثناء محمد اکبر نامی نوجوان سے کہا گیا کہ وہ بیان بدل دے اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا میں نے قادیانی پر گستاخی رسول کرنے پر حملہ کیا ہے اگر اس جرم میں مجھے سزائے موت بھی ہو جائے تو یہ میرے لیے باعث سعادت ہے یاد رہے کہ محمد اکبر ایک پاؤں سے لنگڑا ہے۔

مضامین نگار اور نامہ نگار حضرات خبریں، مضامین صاف اور خوشخط لکھیں

صحابہ کرام کی تاجدار ختم نبوت سے بے مثال محبت اور امتثال امر

از: مولانا اصلاح الدین حقانی نکے مروت

ذباب! ذباب! مجلس میں سے کسی کی آواز آئی ایک شخص جو ابھی ابھی مجلس میں آیا ہے مڑ کر دیکھتا ہے سمجھ جاتا ہے کہ حضورؐ ہی کے الفاظ ہیں مگر پیار اور لہجہ آج کچھ تنبیہ کا رنگ لیے ہوئے ہے۔ بات کا انداز بدلا ہوا ہے نو وارد حضرت وائل بن حجرؓ کا دل دہل گیا ہے۔ پتہ نہیں حضورؐ کا مخاطب کون ہے۔ شاید انہی کے بارے میں حضورؐ نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ایک خیال آتا ہے اٹھ کر حضورؐ کے چہرۂ انور کو نظر بھر کر دیکھتا ہے مگر حضورؐ کی توجہ حاصل کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ یہ بے توجہی اور عدم التفات دیکھ کر اسے یقین ہو جاتا ہے کہ حضورؐ نے مجھے ہی ذباب (بھڑ) کے نام سے پکارا ہے۔ معلوم ہوتا ہے حضورؐ ناراض ہیں، رنگ فق ہو جاتا ہے۔ دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ دماغ کام کرنا چھوڑ جاتا ہے۔ حواس جواب دے دیتے ہیں زندگی موت سے بدتر نظر آنے لگتی ہے وائلؓ سوچ میں پڑ جاتے ہیں کیا کیا جائے۔ حضورؐ سے گڑگڑا کر معافی مانگ لوں مگر کس بات کی۔ آخر جرم تو معلوم ہو۔

وہ مجلس میں حاضر مگر دل و دماغ غیر حاضر ہیں۔ سوچوں میں غرق حضرت وائلؓ آج اور کل کے واقعات کا جائزہ لیتے ہیں، آخر وہ کون سا کام ہے جو حضورؐ کی ناراضگی کا سبب بن سکتا ہے اور پھر ذباب کے نام سے پکارا جانا! معنیٰ سمجھ سے بالاتر ہے۔ دائرۂ خیالات تنگ سے تنگ تر ہوتا جاتا ہے پچھلے دنوں کے واقعات کو یکے بعد دیگرے ذہن کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ مگر کوئی گناہ یاد ہی نہیں آتا۔ کوئی کام بھی جرم کے بڑے سے بڑے میں پڑتا دکھائی نہیں دیتا۔ خود احتسابی ناکام ہو جاتی ہے۔ کوئی راہ نظر نہیں آتی۔ چہرے پر بکھرے ہوئے بال اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کرا لیتے ہیں۔ دل اچھل کر حلق میں آتا ہے ساری بات کچھ آ گئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بے ڈھنگے لمبے بال دیکھ کر ہی ذباب کہا ہے۔

دماغ کو سکون ملتا ہے دل کو قطعی یقین ہوتا ہے کہ مجرم میں ہی ہوں۔ چپکے سے مجمع سے کھسک کر گھر کا رخ کرتے ہیں۔ گھر والے دیکھتے ہیں تو وہ بھی اندیشوں میں پڑ جاتے ہیں۔ پتہ نہیں وائلؓ اتنے خوف زدہ کیوں ہیں مگر مہر بلب رہتے ہیں۔ وائلؓ آتے ہی اپنے بال کاٹ دیتے ہیں۔ جرم سے خلاصی ہوتی ہے تو ضمیر کو بھی راحت ملتی ہے دل پیشکش کرتا ہے کہ محبوب کے پاس جا کر بتا دے کہ اب تو ہیئت بدل چکا ہوں۔ مگر دماغ فیصلہ صادر کرتا ہے ابھی رہنے دو، کل ہی سہی۔

صبح منہ اندھیرے مسجد نبویؐ کی راہ لیتے ہیں۔ حضورؐ کو دیکھتے ہی دوڑے آتے ہیں، معافی مانگتے ہیں اور اپنے بالوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ حضورؐ مسکراتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "وائل میں نے تجھے نہیں کہا تھا لیکن تم نے بہت اچھا کیا۔"

شفقت کا یہ انداز دیکھ کر وائلؓ کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی اور امتثال امر کی یہ مثال دیکھ کر حضورؐ کا چہرۂ انور اور بھی منور ہو جاتا ہے۔

۲

عبداللہ بن عمرو بن العاص سفر پر گئے ہوئے ہیں۔ دل مدینہ میں ہے جسم یہاں سے دور۔ سفر سے واپسی کے دن قریب ہوتے ہیں۔ ساری خوشیاں اس کی دامن میں سمٹ کر آ چکی ہیں۔ محبوب کے دیدار کا تصور ہی اسے کشاں کشاں مدینہ کی طرف کھینچتا جاتا ہے۔

یہ سجیلا نوجوان کسم کے رنگ میں رنگی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے ہے۔ فریفتہ کرنے والی جوانی اور اس پر یہ چادر! سونے پر سہاگے کا کام دے رہی ہے۔

مدینہ میں داخل ہوتے ہی گھر کی بجائے محبوب کے در پر حاضری دیتا ہے۔ حضورؐ اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، مگر سرخ چادر دیکھ کر فرماتے ہیں۔ "یہ کیا اوڑھ رکھا ہے؟" نوجوان کو اس جملے سے ناگواری کے آثار ملتے ہیں۔ دل دہل جاتا ہے۔ سفر کی تھکاوٹ اور حضورؐ کی ناراضگی کا غم۔ خدایا یہ کیا مصیبت آ پڑی ہے۔ سرخ چادر جو ابھی تک اس کی متاع عزیز تھی، بدن پر انگاروں کی تہہ محسوس ہونے لگتی ہے۔

دل گرفتہ عبداللہ حضورؐ سے اجازت لے کر گھر کی راہ لیتے ہیں مگر ایک فکر لے کر۔ وہ یہ کہ کس طرح ممکن ہوگا کہ جلد از جلد چادر کو آگ کی نذر کر دے۔ دل میں یہ خیال گزرتا ہے۔ عورتوں کے حوالے کی جائے مگر وہ بغض جو حضورؐ کے ایک جملہ سن کر اس چادر کے ساتھ پیدا ہو گیا تھا۔ خیالات کے سلسلے کو منقطع کر دیتا ہے اور وہ چادر کو چولہے میں جھونک دیتا ہے حضورؐ کی خدمت میں دوبارہ حاضری ہوتی ہے تو مجسمِ شفقتؐ چادر کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ عبداللہ جواب دیتے ہیں "اسے جلا ڈالا"۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ "عورتوں میں سے کسی کو پہنا دیا ہوتا۔"

ہاں یہی بات عقل و دانش کے قریب تھی مگر امتثال امر کا وہ جذبہ موجود ہو جائے تو عقل مغلوب ہو جاتی ہے۔

۳

سنو میرے انصار ساتھیو! یہ تم کو اپنے ایک کی سزا مل رہی ہے۔ تم نے ان ذلیلوں کو پناہ دی، تم نے ان کو اپنے شہر میں بسایا، ان کے ساتھ برادرانہ سلوک کیا۔ انکی کم مایگی پر تم کھا کر اپنے مالوں کو آدھوں آدھ بانٹ لیا۔ ان کو موت و ہلاکت کے منہ سے بچا کر زندگی دی مگر آج یہ نمک حرام، یہ احسان فراموش تمہارے احسانات کا یہ بدلہ دے رہے

ہیں۔ اے مدینے والو! سن لو۔ آج سے ان کی مدد کرنا چھوڑ دو تم دیکھ لو گے یہ کس طرح ایک ایک کر کے چلے جاتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ ایسوں سے کیسے نمٹا جاتا ہے۔ خدا کی قسم مدینہ پہنچ کر ان ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ آج کے بعد یہ بار آستین مدینہ میں نہیں ہوگا۔

دریدہ دہن سردار عبداللہ بن اُبی نہایت پُراثر لہجہ میں اپنی تقریر جھاڑ ڈالتا ہے۔ روز اوّل سے حضورؐ اور مہاجرین کا مدینہ میں وجود اس کے لیے خار چشم بنا ہوا ہے اس لیے ان کو نکالنے کیلئے کسی بھی حربہ سے دریغ نہیں کرتا مدتوں سے ایسے موقع کی جستجو تھی۔ آج اتفاق سے ایک انصاری اور مہاجر کے درمیان تلخ کلامی ہوگئی تھی۔ انصار کے دلوں میں مہاجرین کے لیے غصہ پیدا ہو گیا ہے اور عبداللہ کو اس آگ پر تیل ڈالنے کا موقع ملا ہے۔

منہ پھٹ سردار عبداللہ کو جو بکنا تھا، بک گیا۔ پہلے سے بھرے ہوئے انصار اپنے ایک سردار کی ہمت افزا و تیکھی سُن کر اور برافروختہ ہو جاتے ہیں اور قریب ہے کہ وہ مہاجرین پر حملہ بول دیں مگر صحابہ کرامؓ میں سے بعض سنجیدہ لوگوں کے درمیان میں پڑنے کی وجہ سے بات آئی گئی ہو جاتی ہے۔ حضورؐ کو عبداللہ کی مذموم کوششوں کا علم ہو جاتا ہے۔ ادھر عبداللہ کو بھی پتہ چلتا ہے کہ مقصد میں ناکامی کے باوجود حضورؐ کو میری شرانگیزی کی اطلاع مل چکی ہے فوراً حاضر ہو کر جھوٹی قسموں کا سلسلہ باندھ دیتا ہے اور اپنی برأت ثابت کر کے معذرت کرتا ہے۔ حضورؐ سینے پر پتھر رکھ کر عذر قبول کر لیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی غیور ذات نے عبداللہ کے نفاق کا بھرم کھولنا چاہا۔ چنانچہ وحی نازل ہوتی ہے اور عبداللہ کے منصوبے کا پول کھل جاتا ہے۔

ادھر عبداللہ بن اُبی کے بیٹے عبداللہ کو جو سچے جاں نثار مسلمان ہیں، اس واقعے کی اطلاع ملتی ہے اور منافق باپ کی منافقت اور حضورؐ کے حق میں گستاخی کا علم ہوتا ہے شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہے حضورؐ کی عزت پر آنچ اور اس کے گھر سے، خوف کے مارے دل ڈوبنے لگتا ہے، جلدی جلدی اپنے باپ کو تلاش کرتا ہے اور تلوار نکال کر اس کا راستہ روک لیتا ہے۔ والد اپنے فرمانبردار بیٹے کو تلوار ہاتھ میں لیے دیکھتا ہے۔ دل ہی دل میں بات کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے۔ پیار سے بات ٹالنا چاہتا ہے۔ کیوں بیٹے کیا ہوا؟ مگر فرمانبردار بیٹا آج رشتوں کی قیود سے آزاد ہے۔ باپ کو مخاطب کر کے کہتا ہے "ٹھہر و اور سن لو کہ جب تک تم یہ نہ کہو گے میں ذلیل اور حضرت محمدؐ عزت والے ہیں" اس وقت تک تو مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

بیٹے کے تیور بدلے ہوئے دیکھ کر عبداللہ کو یقین ہوتا ہے کہ آج خلاصی ناممکن ہے اس لیے اقرار کرتے ہوئے کہہ دیتا ہے " واللہ میں ذلیل اور محمدؐ عزت والے ہیں۔" اس کے بعد باپ کا راستہ چھوڑ دیتا ہے۔

اور آئیں ذرا اپنی حالت کا جائزہ لیں۔ کیا کبھی ہم نے اپنے رنگ ڈھنگ پر غور کیا ہے؟ کیا کبھی ہم نے حضورؐ کی سنت ان کے اوامر و ارشادات کو درخور اعتنا سمجھا ہے؟ کیا امتثال امر اور حب رسولؐ کی ان مثالوں میں سے ایک مثال بھی ہمارے معاشرے میں موجود ہو گی۔ کیا کبھی اپنی اولاد کو سینما، تھیٹر اور فحش لٹریچر سے اس لیے منع کیا ہے کہ کہیں ان کا کردار سیرت نبویؐ کے خلاف نہ ہو جائے؟ کیا کبھی اپنی خواہش کو حضورؐ کی خواہشات پر قربان کر دیا ہے؟ کیا کبھی سنت نبویؐ سے موافقت کے لیے ہم نے اپنے لباس کا ڈھنگ بدلا ہے؟ کیا کبھی خدا اور رسولؐ کی رضا کی خاطر ہم نے خدا سے باغی رشتہ داروں سے تعلق کاٹ دیا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو کس منہ سے مسلمان اور متبع رسولؐ ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔

آئیں اپنی زندگی پر ایک نظر دوڑائیں۔ اپنے طور طریقوں پر سوچیں، اپنے گھر کی بناوٹ، اُٹھنے بیٹھنے کی ہیئتوں کی فکر کریں۔ کھانے پینے، رہنے سہنے کے اطوار، بولنے کے طریقوں، چلنے پھرنے کے ڈھنگ اور تعلیم و تعلم کے طرز پر

باقی صفحہ ۲۲ پر

رئیس قادیان

۲ جلد (یکجا)

تالیف

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری رحمہ اللہ

و — عمدہ کتابت۔ بہترین طباعت۔ کاغذ سفید عمدہ۔
و — صفحات جلد اول ۲۱۰ ۔ جلد ثانی صفحات ۲۲۵ کل صفحات ۴۳۵
و — رنگین ٹائیٹل۔ سلائی جزبندی۔ کرومو کارڈ کی جلد۔
و — مصنف نے قادیانیت کے بانی کی لن ترانیوں کا طلسم توڑا ہے۔
و — اس کتاب میں مرزا قادیانی کی دکان آرائی کے صحیح واقعات منظر عام پر آگئے ہیں۔
و — ابواب کی ترتیب میں عموماً واقعات کی ترتیب کے وقوع کا لحاظ رکھا ہے۔
و — جلد اول کے ۹۷ ابواب اور جلد ثانی کے ۹۹ ابواب ہیں۔
و — مرزا قادیانی کے لڑکپن، بھولپن، جوانی، حیوانی، بڑھاپا، سیاپا کے تمام ترمستند واقعات درج ہیں
و — مرزا قادیانی کی پیدائش سے وفات تک کے تمام واقعات ایسے دلنشین انداز میں بیان کئے ہیں کہ پڑھنے سے واقعات کی فلم آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتی ہے۔ کتاب اردو ادب کا ترفع ہے۔ و — ہر دو جلد یکجا۔ لاگت قیمت /۶۰ روپے صرف ڈاک خرچ /۱۰ روپے کل /۷۰ روپے منی آرڈر آنے پر رجسٹرڈ ڈاک سے ارسال کی جائے گی۔

نوٹ: پیشگی قیمت آنا ضروری ہے۔ وی۔ پی ہرگز نہ ہوگی!

ملنے کا پتہ: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان پاکستان

بزم ختم نبوت

اے اسلام اور ملت اسلامیہ کے عریاں مجرم! سن ذرا!

از: محمد یوسف، نواں جنڈاں والہ

ہفت روزہ انٹرنیشنل ختم نبوت کراچی کے اداریہ میں الفضل کے حوالے سے جھگڑے مرزا صاحب کی لوٹری کی طرح عیاری سے پرورش گہرا بھبکی پڑھی یعنی ابھی کچھ عرصہ پہلے اس نے اپنے خطبہ میں کہا

(۱) ملاں ایک ایسی قوم ہے جو بنیادی طور پر بزدل ہے اور بیچارے معصوم سادہ لوح عوام الناس کو بھڑکا کر ہمیشہ خطرات میں دھکیل دینے والی قوم ہے۔ (۲) ان میں نہ اخلاقی قوت ہے نہ کوئی انسانی قدریں ہیں (۳) یہ تنہا کچھ نہیں کرسکتے سوائے شرارت کے سوائے گالیاں دینے کے سوائے گند اچھالنے کے (۴) پس ہم جانتے ہیں ملاں کو جتنی بھی اس کی حیثیت جتنی بھی طاقت اور جتنا ایمان اور جتنی اس کے اندر بہادری ہے اگر حکومت دنیا کے سامنے یہ عذر پیش کرتی ہے کہ مولوی بڑا خطرناک ہے اس کے سامنے ہماری نہیں جاتی ہم مجبور ہیں اگر حکومت اس عذر میں کچی ہے تو جیں الگ کرے اور مولویوں کو الگ چھوڑ دے اور یہ خبیثانہ فعل چھوڑ دے کہ حکومت کے امن و امان برقرار رکھنے والے ادارے احمدیوں کے دشمن کے ساتھ شامل ہو کر حکومت کی طاقت کو احمدیوں کے خلاف استعمال کریں پولیس ہٹ جائے اور پھر دیکھے، احمدیہ........ کس شان کے ساتھ اپنا دفاع کرلیتے۔

اور اب یہ بیان بھی نظر سے گزرا جس میں مرزا طاہر نے کہا ہے کہ پاکستان ایک پاگل خانہ ہے۔

مرزا طاہر تو اس قابل تو نہیں ہے کہ تجھ سے ادب و احترام سے بات کی جائے مگر میرے مذہب کی معصومیت کا یہ حکم ہے کہ برا بھلے اور برے انسان کو تمیز سے پیش آؤ، ہماری شرافت کو بزدلی تصور کرکے دھوکہ میں نہ پڑنا نبی رحمت کے ہر دشمن کے لئے ہر سچا مسلمان برہنہ تلوار ہے اور نبی کے آقدس پہ قربان ہونے کا جذبہ گنہگار سے بھی گنہگار مسلمان کے دل میں موجود ہے ہمارے مذہب برحق۔ اسلام نے دوران جہاد دو راستوں کی بشارت سنائی ہے یعنی شہادت بھی ایک بلند مقام ہے اور غازیانہ عزم بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور پچھلے بھی دنیا دیکھتی آئی اور ہر دو تحریک تحفظ ختم نبوت میں پورے عالم نے دیکھا کہ شہیدوں کے تبسم اور غازیوں کے عزم نے تمہیں اور تمام باطل قوتوں کو کس طرح بوکھلا دیا۔

(۱) ملاں کو بزدلی کا طعنہ دینے اور پاکستان کو پاگل خانہ کہنے والے جھوٹے انسان تجھے برحق مذہب کا کوور کنار اپنے جھوٹے عقیدے کا بھی پاس نہیں تاریخ کو صفحہ ہستی سے تو کس طرح مٹا سکے گا۔ آنکھیں کھول کر پڑھ کر انگریز عیار کی چاکری کس نے کی اور اس کے ظلم کے خلاف کون لوگ صف آراء ہوئے تو تاریخ بتلائے گی کہ جانیں کس نے قربان کیں اور ٹوڈیوں کون لوگ لیتے رہے (۲) اخلاقی قدروں کا بھی پتہ لگانا ہو تو اپنے گرو گھنٹال کی تحریروں سے پتہ چلا جس کی تحریروں سے واضح ہوتا ہے کہ خود اپنے وجود سے ربوع کرکے خود ہی یوں ہیں کہ اپنے ہی پیٹ سے بچے جن کر عوام کو اپنی بے وقوفی پر ہنسا کر انسانوں کی بجائے نار بننے کی مستوری ثبت دیا (۳) تم حق تنہا بالکل نہیں ان کے ساتھ سب سے بڑی طاقت اللہ کی رحمت ہے جس کا مقابلہ دنیائے عالم کی تمام باطل قوتیں مل کر بھی نہیں کرسکتیں (۴) اس کے جواب میں ہم اتنا کہتے ہیں کہ ہم تمہارے مطالبے کی تائید کرتے ہیں لیکن میدان میں آکر بات کر تمہاری تمنا پوری کرنے کے لئے ہم پورے عالم کی حکومتوں اور پولیس کو اپیل کرتے ہیں کہ جھگڑے مرزا سے تحفظ ہٹالو ہمارا تو یہ کچھ نہ بگاڑ سکا اپنی ہی دنیا و آخرت تباہ کی ہمارے لئے تو اللہ کا تحفظ ہی کافی ہے وہی ہمارا نگہبان ہے پولیس ہٹوا کر مرزا صاحب یہ شوق بھی پورا کرلیں۔ جھوٹا انسان کیسے ہیں اور عیارانہ سازشوں کے سوا اور کیا کر سکتا ہے اس لئے مرزا صاحب ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ تو صرف ہمارے برحق نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و برحق مذہب اسلام ہی کا دشمن نہیں بلکہ ہمارے وطن عزیز پاکستان اور دیگر تمام ممالک اسلامیہ کا بھی ازلی دشمن ہے تو نے یہ چال اس لئے چلی کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں تین پشتوں سے تیرے باپ دادا گندگی کو اچھال کر کے واصل جہنم ہو گئے مگر فخر دو عالم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس ہے کہ جسے بنانے والا خود فرماتا ہے ورفعنا لک ذکرک۔ اس لئے تو نے سوچا کہ نبی رحمت کی شان میں بکواسات کرکے برحق نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی ناپاک جسارت سے تمام مسلمانوں کو ہم نے اپنا دشمن بنالیا کیوں نہ پاکستان میں انتشار پھیلا کر دنگا فساد کرایا جائے اور تیرا سازشی خطبہ بھی وقت و حالات کے عین مطابق نظر میں آتا ہے کیونکہ اب مسئلہ کشمیر پر پاک و ہند کی حکومتوں میں کچھ کشیدگی سی محسوس ہوتی ہے ان حالات کی نزاکت سے فائدہ اٹھا کر تو نے سوچا تیل تو ابل رہا ہے صرف آگ دکھانے سے فضا بھڑک اٹھے گی (ورنہ بیچ سے پولیس ہٹ جانے پھر دیکھے) کا مقصد وطن عزیز پاکستان میں قتل و غارت گری کا بازار گرم کرنے کے سوا کیا ہو سکتا ہے یہ ایک بزدل سازش ہے جسے ہم خوب جانتے ہیں اور تیری طاقت و دلیری سے بھی ہم خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ ایک مسلمان مولانا اسلم قریشی کیس کو عدالت میں چیلنج کرنا تو در کنار اپنی صفائی

پیش کرنے سے بھی پہلے تو نے ملک سے فرار ہو کر جان چھڑائی تو کتنا بے مروت ہے کہ جس خدا کا رزق کھاتا ہے جس ملک میں پلا بڑھا انہی کا باغی بنا وطن عزیز جیسے تجھ کو طفیل مرصا اپنی پناہ میں رکھا اسی کو اپنی ناپاک زبان سے لعنتی ملک اور پاگل ملک بکتے تجھے شرم نہ آئی تجھے اتنا ہی علم ہے کہ تجھے اور تیری ذریت کو بھگانے کے لئے پاکستانی میرے طلباء بھائی ہی کافی ہیں جنہوں نے تمہارے جسم پر چھٹی کے دودھ کا مزہ چکھا دیا ہوش و حواس سے سن اور کان کھول کر سن جس طرح نبی اقدس کی شان کا تحفظ اور اپنے ایمان کی بیداری ہم پر فرض عین ہے اسی طرح ہمارے دلوں میں وطن عزیز کا تحفظ اس کی ترقی و کامرانی بھی ہمیں بہت عزیز ہے مسئلہ کشمیر میں بھی جو رکاوٹیں اب تک رہیں یا ہیں ان میں بھی تمہارا عریاں مجرمانہ ہاتھ ملوث ہے اور ہمیں اس کا بھی علم ہے کہ باطل قوتوں سے تمہارے گہرے سازشی مراسم ہیں ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ پاکستان میں تمہارے بین الاقوامی اڈے اور اس کی سازشی پناخوں میں اسلحے کے بڑے بڑے ذخیرے موجود ہیں لیکن تمہیں یہ بھی پتہ ہونا چاہئے کہ مسلمان اپنے دشمنوں سے ہتھیار چھین کر ان پہ آزماتا ہے اور مسلمانوں کا سب سے بڑا ہتھیار اللہ کریم کی رحمت کا سایہ ہے اور مسلمان صرف ملک پاکستان ہی میں نہیں بلکہ بفضل خدا دنیائے عالم کے ہر خطہ میں موجود ہیں۔

تو گیدڑ سے عیاری کا بہروپ سجا کر اگر نقلی شیر بننا ہی چاہتا ہے تو تیری زبان درازی کو لگام ڈالنے کے لئے برطانوی مسلمان ہی کافی ہیں اور وہ بھی کچھ نہ کر سکیں تو دیگر پڑوسی ممالک اسلامیہ کے مسلمان تیری تمنا ضرور پوری کر دیں گے ہم پاکستانی مسلمانوں کی باری تو بعد کی بات ہے اگر تو اپنی تحریر میں واقعی یہ تمنا رکھتا ہے کہ پولیس بیچ سے ہٹ جائے تو اپنے فرنگی آقاؤں کو کہہ دے کہ وہ اعلان کر دے کہ برطانیہ میں مسلمان اور مرزائی اپنے اپنے مذہب کے حکم پر آزاد ہیں ایک روز کے لئے ان ہر دو فریق پر قانون کا نفاذ ختم ہے یہ اپنا فیصلہ خود کریں بحث و مباحثہ یا جہاد وغیرہ تو ایک روز ہی میں دنیا کو پتہ چل جائے گا کہ برحق نبی ﷺ کے سچے وارثوں کے مقتدی سازشیوں کے گھناؤنے جرائم کی کیا سزا دیتے ہیں۔ تو اتنا دانشور بھی نہیں ہے جتنا خوشامدی لوگوں نے تجھے بنا رکھا ہے اتنا دلیر ہے تو سامنے آ کر بات تو کر سینکڑوں باڈی گارڈوں کے بیچ میں آ کر ہی برطانیہ کی کھلی فضا میں آ کر بات کر گر ہمیں یقین ہے کہ تو سامنے ہرگز نہ آ سکے گا بلکہ تیرے دل میں ملت اسلامیہ و ممالک اسلامیہ کے خلاف جو بغض کینہ حسد و سازشیں چھپی ہیں وہی بس باطل قوتوں کے سہارے منظر عام پر لا کر ذلیل و خوار ہوتا رہے گا لیکن یاد رکھ جھوٹی تسلیوں کے سہارے اتنے طویل نہیں ہوتے دیمک خوردہ بیساکھیاں زیادہ دیر سہارا نہیں دے سکتیں اس لئے اب تیری اپنی پارٹی بھی بکھرنے لگی ہے کہ قرآن کو ورغلاتا رہا۔

مرزائیوں سے میری دردمندانہ اپیل ہے کہ ہماری تم سے کوئی ذاتی دشمنی ہرگز نہیں بلکہ دشمنی ہے تو نبی اقدس کے گستاخوں اور نبوت کے ڈاکوؤں کا ساتھ دینے پر خداوند کریم نے تمہیں جو عقل عطا فرمائی اس کو استعمال میں لاؤ اپنی ہی کتابوں کو بغور پڑھ کر فیصلہ کرو کہ ان کے کتنے بڑے بڑے دنیا جہاں کے جھوٹ ملیں گے قرآن و احادیث مبارکہ کی غلط تاویلوں سے عیار لوگ تمہیں دنیا و آخرت کے خسارے کی طرف لے جا رہے ہیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے لٹریچر کو صدق دل سے پڑھو جس بات کی سمجھ نہ آئے یا تمہیں کسی بات پر شک گزرے تو ہم سے رجوع کرو انشاء اللہ تسلی بخش جواب ملے گا تمہاری گندی تحریروں کو ہم تمہیں چڑانے کے لئے اپنے لٹریچر و رسالوں میں شائع نہیں کرتے نہ ہی ہمیں اس کا شوق ہے ان کا شائع کرنا ہم پر اس لئے فرض ہے اللہ کی اشرف المخلوقات کو صدق و کذب کا پتہ چلے سچ کو اپنائیں جھوٹ پر لعنت بھیجیں ہمارا کام سمجھانا ہے یعنی سچ اور جھوٹ کو صاف و شفاف الگ الگ کر کے دکھانا ہدایت دینا تو خداوند قدوس کے دست قدرت میں ہے اور حق کے متلاشیوں کو اس کی جستجو پر اللہ کریم ہدایت کا نور حقیقت

ڈیلرز
قائد آباد کارپٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپٹ ○
یونائیٹڈ کارپٹ ○ ڈیکورا کارپٹ ○ اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعائت
سہ، این آر ایونیو، ایس ڈی ون بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: ۶۲۶۸۸۸

پسندی کا شعور بخشا ہے خداوند کریم اپنے محبوب اقدس کی پوری امت کو کامل ہدایت سے نوازے جھوٹ کو چھوڑنے حق کو اپنانے کی توفیق بخشے مسلمانوں کو اپنے مذہب برحق نبی ؐ اور ملک کے دشمن عناصر سے آگاہ رہنے کی توفیق بخشے پورے عالم کے مسلمانوں اور ممالک اسلامیہ کی داخلی و خارجی ہر طرح حفاظت فرمائے دین کا بول بالا ہو کفر کا منہ کالا ہو اور ہمیں اصل کی پہچان ہو آمین۔

میں آپ کو بتلاؤں ....

مرسلہ: محمد عبداللہ انور — فتح پور میلسی

ایوان و محل نہ ہوں تو کسی درخت کے سائے سے کام لیں، دیبا و مخمل کا فرش نہ ملے تو سبزہ خود رو کے فرش پر جا بیٹھیں۔ اگر برقی روشنی کے کنول میسر نہ ہوں تو آسمان کی قندیلوں کو کون بجھا سکتا ہے اگر دنیا کی ساری خوش نمائیاں اوجھل ہوگئی ہیں تو ہو جائیں صبح اب بھی ہر روز مسکرائے گی چاندنی اب بھی ہمیشہ جلوہ فروشیاں کرے گی لیکن اگر دل زندہ پہلو میں نہ رہے تو خدارا بتلایئے اس کا بدل کہاں ڈھونڈیں؟ اس کی خالی جگہ بھرنے کے لئے کس چولھے کے انگارے کام دیں گے

مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مر جائے
کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے

میں آپ کو بتلاؤں! اس راہ میں میری کامرانیوں کا راز کیا ہے؟ میں اپنے دل کو مرنے نہیں دیتا، کوئی حالت ہو کوئی جگہ ہو اس کی تڑپ کبھی دھیمی نہیں پڑے گی۔ میں جانتا ہوں کہ جہاں زندگی کی ساری رونقیں اسی میکدۂ خلوت کے دم سے ہیں یہ اجڑا ساری دنیا اجڑ گئی۔

از صد سخن پیرم یک حرف مرا یاد است
عالم نہ شود ویراں تا میکدہ آباد است!

باہر کے سارے ساز و سامان عشرت مجھ سے چھین جائیں لیکن جب تک یہ نہیں چھنتا میرے عیش و طرب کی سرمستیاں کون چھین سکتا ہے

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح
اور ایک غیر مسلم عیسائی

محمد اشرف فریدی ——— اسلام آباد

ایک دفعہ شاہ جی رحمہ اللہ انگریز کے دور میں ایک جگہ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ سامنے سے ایک غیر مسلم عیسائی صفائی کرنے والا گزرا شاہ جی ؒ نے عیسائی کو بلایا اور کھانے کی دعوت دی۔ عیسائی عاجزی سے کہنے لگا کہ آپ وقت کے امیر شریعت اور میں ایک غیر مسلم عیسائی جسے آپ کی زبان میں چوہڑا کہا جاتا ہے میں کیسے آپ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا سکتا ہوں شاہ جی نے فرمایا جاؤ ہاتھ دھو کر آؤ غیر مسلم ہی سہی ایک انسان تو ہو وہ عیسائی جو چوہڑا شاہ جی کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے گیا اور شاہ جی کے ساتھ کھانا کھانے لگا

حمد رب ذوالجلال

ہے ارض و سما کا تو ہی شہریار
ترے ذکر سے ہے دلوں کو قرار

کھلے ہر طرف لالہ و گل ہزار
عجب باغ میں تو نے بھیجی بہار

یہ شمس و قمر اور لیل و نہار
ہر اک چیز پر تجھ کو ہے اختیار

مجھے بخش دے تو الٰہی قہار
ہے زخموں سے سینہ سراجو فگار

گلوں کی نزاکت یا یوسف ؑ کا حسن
ہے ہر شے سے صنعت تری آشکار

خطا کار ناشاد پہ کر کرم!!
گناہ کر کے روتا ہے اب زار زار

ارشد محمود ناشاد ——— اٹک

کھانے کے بعد وہ واپس چلا گیا اور اپنے بیوی بچوں کو لے کر آ گیا اور شاہ جی ؒ سے کہنے لگا شاہ جی! میں بھٹکا ہوا تھا آپ کے خلوص نے سیدھا راستہ دکھا دیا خدا کے لئے مجھے اور میرے بچوں کو کلمہ پڑھاؤ شاہ جی نے انہیں کلمہ پڑھایا اور وہ عیسائی بیوی بچوں سمیت مسلمان ہو گیا۔

شکایت نامہ

از ملک محمد سرور شکانہ صاحب

بندہ ناچیز اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے اور محمد عربی ؐ پر درود و سلام بھیجنے کے بعد نہایت ادب سے عرض گزار ہے کہ قابل افسوس مقام ہے ناچیز پچھلے ایک دو خطوط ارسال کر چکا ہے بجائے آپ نے کس ردی کی ٹوکری کی نذر کر دیئے میں اس بات پر حق بجانب ہوں کہ میرے مضامین یا نظموں میں کوئی غلطی ہوگی جو کہ ناقابل اشاعت ہو مگر آپ کا حق تھا کہ آپ مجھے بذریعہ ہفت روزہ بتاتے کہ کیسی آپ میں یہ کوتاہی ہے۔ میری ایک اور تجویز ہے کہ ایسا سلسلہ شروع کیا جائے جس سے بچوں کی دلچسپی زیادہ ہو اور آئے تاکہ نئی نسل بھی فتنہ قادیانیت سے زیادہ سے زیادہ آگاہ ہو۔ دوم جب کہ مراسلے وغیرہ قابل اشاعت ہوں ان کو آگاہ کیا جائے باقی میری طرف سے تمام قارئین ختم نبوت کو محبت بھرا سلام۔ وضاحت: جو خط قابل اشاعت ہوگا ضرور شائع ہوگا۔

خدا کا غلام

مرسلہ حاجی محمد زکی ——— کراچی

ایک رومی دربار میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سفیر بن کر گئے۔ دربار میں دیبائے زریں کا فرش بچھا تھا حضرت معاذ بن جبل زمین پر بیٹھ گئے اور کہا کہ میں اس فرش پر جو غریبوں کا حق چھین کر تیار ہوا ہے بیٹھنا نہیں چاہتا ہوں، عیسائیوں نے کہا کہ ہم تمہاری عزت کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم کیا کریں کہ تم کو خود اپنی عزت کا خیال نہیں۔ حضرت معاذ ؓ گھٹنوں کے بل کھڑے ہو گئے اور کہا جس کو تم عزت سمجھتے ہو مجھ کو اس کی پرواہ نہیں اگر زمین پر بیٹھنا غلاموں کا شیوہ ہے تو مجھ سے بڑھ کر کون خدا کا غلام ہو سکتا ہے۔

مری خوشی کی انتہا نہیں

ملک خان خسرو فرہیانی ——— ٹانک

میں آپ کا رسالہ ہر ہفتے پڑھتا ہوں۔ واقعی یہ باطل قوتوں کے خلاف ایک ڈھال ہے خدا آپ لوگوں کو اس عظیم کام کا اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔ کفر اور قادیانیت کے خلاف آپ کا جہاد لائق تحسین ہے جو مسلمانوں کو اپنے پیارے اسلام سے روگرداں کرنے کے لئے سازشوں میں مصروف ہیں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ لوگ اپنے دینی فریضے کو احسن طریقے

سے ادکر رہے ہیں بجھوریہ سال میں جو چالیس ہزار قادیانی مسلمان ہوئے ہیں۔ اس پر مجھے اتنی خوشی ہوتی ہے کہ بیان نہیں کر سکتا خدا آپ لوگوں کے اس کام کو کامیابی عطا فرمائیں۔ آمین

قرآن پاک کا پیغام
اہلِ دنیا کے نام

ایم شہزاد ظفر عاصر بوٹانہ ار دوئی تھل
(ضلع خوشاب)

لوگو: ماں باپ کی خدمت کرو۔

لوگو: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

لوگو: رسول اللہ کی اطاعت کرو۔

لوگو: مخلوق کی خدمت کرو۔

لوگو: زنا کے قریب نہ جاؤ۔

لوگو: سودی کاروبار ختم کرو۔

لوگو: شرک سے دور بھاگو۔

لوگو: شراب پینے کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔

لوگو: اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ سے راضی ہے تم بھی راضی ہو جاؤ

حرص اور آرزو

فخر الاسلام فیصل اٹک شہر

عبداللہؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خط کھینچ کر ایک مربع بنایا اور ایک خط مربع کے درمیان کھینچا جو مربع سے باہر نکلا ہوا تھا اور پھر چھوٹے چھوٹے خط درمیان کے خط میں اس کے دونوں جانب کھینچے اور پھر فرمایا! یہ درمیانی خط انسان ہے اور یہ مربع اس کی موت ہے جو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے! اور درمیانی خط کا جو حصہ مربع سے باہر ہے وہ اس کی آرزو ہے اور درمیانی خط میں دونوں طرف جو چھوٹے چھوٹے خط ہیں۔ وہ عوارض ہیں (آفات و بلیات و امراض وغیرہ) ایک عارضہ اور حادثہ سے انسان بچ گیا تو پھر دوسرا ہے اور دوسرے سے بچ گیا تو پھر تیسرا ہے اسی طرح متعدد حوادث و عوارض تک میں لگے رہتے ہیں۔ یہاں تک موت آجاتی ہے (بخاری)

انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

نعت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر نور محمد پیرزادہ گلگشت کالونی ملتان

تو شاہِ سخاوت ہے اسخی تیرا ہی در ہے
میں سائل بے کس ہوں مری تجھ پہ نظر ہے

کب دیکھئے کھلتا ہے بھلا میرا مقدر
باندھا ہوا کب سے پڑا رخت سفر ہے

بیتاب ہوں آقا کہ ترے روضے پہ پہنچوں
یہ آرزو دل میں مرے شام و سحر ہے

مل جائے اگر مجھ کو کبھی خاک مدینہ
وہ نسخہ اکسیر ہے اور کحل بصر ہے

ہر شخص کی قسمت ہے کہاں کرے زیارت
جاتا ہے وہاں وہ ہی جو منظور نظر ہے

سب پوچھتے ہیں کون ہے نور محمد
یہ عاشق و شیدا ہے ترا خاک بسر ہے۔

انسان بوڑھا ہو جاتا ہے اور دو چیزیں اس میں جوان ہوتی ہیں یعنی مال اور عمر کی زیادتی کی حرص (بخاری و مسلم)

ابن عباسؓ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر آدمی کے پاس مال سے بھرے ہوئے دو جنگل ہوں تب بھی وہ تیسرے جنگل کو تلاش کرے گا اور آدمی کے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھرتی مگر قبر کی مٹی یعنی اس کی حرص گور تک باقی رہتی ہے اور خداوند تعالیٰ حرص وہ مذموم ہے جس کی بندہ کی توبہ کو یاد ہے قبول کرتا ہے (بخاری و مسلم)

ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بوڑھے کا دل ہمیشہ دو باتوں سے جوان رہتا ہے یعنی دنیا کی محبت اور آرزو کی درازی میں (بخاری و مسلم)

"امانت"

فخر الاسلام فیصل۔ اٹک شہر

ایک دفعہ حضرت عمر فاروقؓ اپنے غلام اسلم کے ہمراہ رات کو مدینہ منورہ میں گشت لگا رہے تھے۔

انہوں نے ایک دکان کے اندر سے آواز سنی۔ ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی تھی۔

"دودھ میں تھوڑا سا پانی ڈال دو" لڑکی نے جواب دیا "اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے" اس لئے اللہ تعالیٰ کی امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہئیں۔ اور حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت ہے۔ اگر پکڑے گئے تو ہاتھ کٹ جائیں گے۔

ماں نے کہا کہ عمرؓ اس وقت کہاں ہوں گے

اس نے جواب دیا کہ اگرچہ وہ یہاں موجود نہیں مگر اللہ تعالیٰ تو موجود ہے جس نے اس سے منع فرمایا۔ حضرت عمر فاروقؓ اس جواب سے بہت خوش ہوئے۔ اور اس لڑکی کی اپنے لڑکے عاصم سے شادی کر دی اور فرمایا مجھے لڑکی کی دیانت اور امانت بہت پسند ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"اے ایمان دارو! امانتیں امانت والوں کے سپرد کر دو"۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضرت علیؓ نے تمام روپیہ جو بیت المال میں جمع تھا۔ مسلمانوں میں بانٹ دیا۔ پھر دو رکعت نماز اس خیال سے پڑھی کہ وہ قیامت کے دن آپ کی امانت کی گواہی دے گی۔

حضرت عمر فاروقؓ ایک دفعہ بیمار ہو گئے اور شہد کی ضرورت ہوئی بجز بیت المال میں شہد موجود تھا۔ اس لئے مسلمانوں کے ایک مجمع میں فرمانے لگے۔ کہ مجھے شہد کی ضرورت ہے اگر آپ لوگ اجازت دیں۔ تو میں بیت المال سے لے لوں اور خود اسلئے نہیں لیا کہ بیت المال قوم کا ہے۔ اور قوم نے مجھے محافظ مقرر کیا ہے!

اور یہ امانت کے خلاف ہے کہ میں بغیر پوچھے بیت المال سے شہد لے لوں۔

تازیانۂ عبرت

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے

مرزا قادیانی کے "جہاد" بالقلم کی چند جھلکیاں

رئیس المناظرین مولانا کرم الدین دبیرؒ

تو دیکھئے حضرت (یعنی از مرزا جی) جہاد بالسیف کی قدرت نہ رکھنے کے باعث انگریز کو خوش کرنے کے لئے حرمت جہاد کے فتوے دے کر یوں گوہر افشانی کرنے لگے۔ "اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال۔ دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال"۔ لیکن مرزا کے جہاد باللسان والقلم کی زد سے بجز مسلمان عیسائی وغیرہ کوئی قوم بھی نہ بچ سکی بلکہ سچ پوچھو تو انبیاء کرام بالخصوص نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اطہار تک بھی آپ کی بدگوئی کا نشانہ بنے۔

توہین انبیاء

سب سے اول مرزا کی دشنام طرازی کا تختۂ مشق حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام بنے جن کے وہ جانشین اور مثیل بھی بنتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں "آپ کا خاندان بھی نہایت ہی مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم) شاید یہ بھی آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی اس وجہ سے تھی کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری لڑکی کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم)۔

یہ تو حضرت عیسیٰ کی ذات کی توہین ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو وجیہاً فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین فرما کر ان کی توصیف کی ہے پھر ان کے معجزات کی تحقیر کی جن کی شہادت صریح طور پر قرآن میں پائی جاتی ہے۔

چنانچہ حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶ پر فرماتے ہیں "ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شبکور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور بیماری کا علاج کیا ہو مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا کہ آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہ تھا۔"

ایسا ہی ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۲ حاشیہ میں لکھتے ہیں "جو لوگ فرعون کے وقت مصر میں ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے وہ حضرت مسیح کے وقت عام طور پر پھیل گئے اور یہودیوں نے ان کے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لئے تھے سو تعجب کی جگہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور پر ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے۔"

دوسری جگہ حاشیہ ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹ میں بیان ہوا ہے "اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔"

اسی کتاب کے صفحہ ۳۰۳ پر رقم ہے "مسیح اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کا کام کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کی ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے پس کچھ تعجب نہیں کہ مسیح نے دادا سلیمان کی طرح یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو ایسا معجزہ عقل سے بعید بھی نہیں حال کے زمانہ میں بھی اکثر صناع ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں بمبئی و کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں۔"

جائے غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو حضرت مسیح کے معجزات کو ان کی نبوت اور کمال نبوت کا نشان قرار دے کر یوں بیان فرمایا۔ انی قد جئتکم بآیۃ من ربکم انی اخلق من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیراً باذن اللہ وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتیٰ باذن اللہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذلک لآیۃ لکم ان کنتم مومنین ○ ترجمہ بے شک میں تمہارے رب سے یہ معجزات لے کر آیا ہوں کہ میں مٹی سے پرندہ کی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں پس وہ خدا کے حکم سے پرندہ ہو جاتی ہے اور میں حکم خدا مادر زاد اندھے کو بینا کرتا اور مردے زندہ کرتا ہوں اور تمہیں بتا دیتا ہوں جو تم کھاتے اور جو گھروں میں ذخیرہ بنا رکھتے ہو۔ بے شک اس میں تمہارے لئے بڑا معجزہ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ لیکن مثیل مسیح جو خود اصل مسیح کی طرح ایسے معجزات و کرامات دکھانے سے قاصر تھے اس لئے کمال جسارت سے حضرت مسیح کے ان کھلے معجزات کو جن کی تصدیق قرآن کریم کے کھلے لفظوں میں ہے محض کھلونے اور ان کو صرف کھیل تماشا اور شعبدہ بازی اور سراسر مکر و فریب سے تعبیر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں ایسی باتوں کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھوں تو مسیح سے بڑھ کر ایسے معجزات دکھلا سکتا ہوں کیا یہ قرآن پاک کی صاف تکذیب نہیں ہے پھر مرزا کے ان اقوال اور قول کفار میں کیا مشابہت ہے جو معجزات انبیاء کو دیکھ کر کہہ دیا کرتے تھے کہ یہ تو سحر اور مکر و فریب ہے جیسا کہ قرآن میں ہے۔ فقال الذین کفروا ان ھذا الا سحر مبین (یعنی کفار نے یہ معجزات دیکھے تو کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے) پھر قابل غور ہے کہ ایک اولوالعزم نبی اللہ کی یوں توہین اور اس کے معجزات و نشانات کی اس قدر تحقیر اور آیات قرآن کی ایسی تکذیب کرنے والا شخص مسلمان بھی رہ سکتا ہے چہ جائیکہ وہ ملہم، مجدد، نبی، رسول کیا کیا ہو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

غیر مسیح سے تو رقابت تھی ان پر جس قدر برستے اس کی ایک وجہ ہو سکتی تھی لیکن آپ نے تو باقی تمام انبیاء بالخصوص نبی آخر الزمان کی تنقیص شان میں بھی کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی چنانچہ الہامات ذیل پر غور کیجئے

(۱) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (ہم نے تجھے مرزا کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲)

(۲) لولاک لما خلقت الافلاک (اگر تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۹)

(۳) سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً (پاک ہے وہ خدا جس نے اپنے بندے (مرزا) کو رات کی سیر (معراج) کرائی (حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۸)

(۴) انت اللّٰہ علیٰ کل شیء (خدا نے تجھے ہر ایک چیز پر فضیلت دی ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹)

(۵) آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹)۔

(۶) لہ خسف القمر المنیر وان لی غسا القمران المشرقان

(۱) فلکو رد رسول پاک کے لئے خسوف قمر ہوا اور کیا میرے لئے خسوف قمر و شمس ہوا کیا تو انکار کرسکتا ہے (اعجاز احمدی صفحہ ۷۱)

(۲) ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد بشارت دینے والا رسول (مرزا) کی جو بعد میں آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا (ازالہ صفحہ ۹)

(۳) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ کی مراد وہ ہے جس نے اپنے رسول (مرزا) کو ہدایت کے ساتھ بھیجا (ازالہ صفحہ ۹)

(۴) میرے نشان تین لاکھ ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷) تحفہ گولڑوی میں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ سے تین ہزار معجزے ظاہر ہوئے۔

(۵) آنحضرتؐ پر دجال کی حقیقت نہ کھلی۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۹۵)

(۶) سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں آیا ہوں اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے اس لئے خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا۔

غور کیجئے نمبر اول میں مرزا قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب رحمۃ للعالمین کے جو آپ سے مخصوص ہے کے غاصب بنتے ہیں۔ نمبر ۲ میں وہ باعث علم بنتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ مرزا نہ ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ... نمبر ۳ میں معراج کے ... جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص تھا شریک بنتے ہیں نمبر ۴ میں تمام نبیوں سے برتری کا دعویٰ ہے حتیٰ کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نمبر ۵ میں یہ دعویٰ ہے کہ مرزا کا قدم ... سب سے بلند ہے حتیٰ کہ معراج آپ کی ... (استغفراللہ) نمبر ۷ میں یہ ذکر ہے کہ حضور کے لئے صرف خسوف قمر ہوا اور کیا میرے لئے شمس و قمر دونوں کا خسوف ہوا۔ نمبر ۸ میں یہ وضاحت ہے کہ آیت اسمہ احمد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں بلکہ میری بشارت ہے نمبر ۹ میں یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ ہدایت خلق کے لئے مرزا رسول مبعوث ہوا ہے نمبر ۱۰ کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف چند سو یا چند ہزار نشان تھے لیکن مرزا کے تین لاکھ نشان ہیں ان نشانات کو گھڑتے جواب ... نمبر ۱۱ میں تصریح ہے کہ مرزا پر ایسے حقائق کھلے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں کھل سکے۔

(معاذاللہ) نمبر ۱۲ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و شریعت کی منسوخی کی تصریح ہے کہ آپ کی کرنیں سورج کی کرنوں کی طرح اذیت دینے والی جلانے والی ہیں لیکن مرزا کی شعاعیں چاند کی کرنوں کی طرح ٹھنڈک پہنچانے والی ہیں اور مرزا ہی اسم احمد کا مصداق جمالی رنگ میں ہو کر دنیا میں جلوہ گر ہوا ہے۔

دیکھئے ان خرافات میں کس قدر توہین رسول پاک اور مرزا کی اذیت کی بانگ دی گئی ہے کیا رسول خدا سے فضیلت و برتری کا مدعی آپ کی شان میں تنقیص کرنے والا اور ... مسلمانوں میں شامل ہو سکتا ہے۔ اگر ... است ... ہمیں ... است۔

آل رسول کی تذلیل

جب مرزا رسول پاک کی توہین سے نہیں چوکے تو آل رسول کی ان کے دل میں کیا عزت ہو سکتی ہے صاف کہنے لگے کہ ایک غم میں ہے (یعنی مرزا) جو علی سے افضل ہے دوسری جگہ ہے۔ کربلائیست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم۔ دیکھئے حضرت امام حسین کی کس قدر تحقیر کی گئی ہے اس پر کفایت نہیں کی۔

حضرت امام حسینؓ نے معرکہ کربلا میں اپنے مبارزہ کے ساتھ یہ رجز پڑھی تھی۔

انا ابن علی الخیر من آل ہاشم
کفانی بہذا مفخر احین افخر

میں علی سردار بنی ہاشم کا فرزند ہوں یہ فخر میرے لئے کافی ہے جب میں فخر کروں۔

وجدی رسول اکرم من مضیٰ ، ونحن سراج اللہ فی الناس یظہر: میرے جد پاک رسول کرم تمام کائنات کے سردار ہیں اور ہم لوگوں کے لئے خدا کی طرف سے چراغ ہدایت ہیں

وفاطمۃ امی سلالۃ احمد ، وعمی یدعی ذا الجناحین جعفر: میری والدہ فاطمہ جگر گوشہ رسول ہیں اور میرے چچا جعفر طیار ہیں۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کے حالات و واقعات جماعتی رفقاء و مجاہدین ختم نبوت سے تعاون کی درخواست

- تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء و ۱۹۸۴ء کے حالات و واقعات کو جمع کر کے کتابی شکل دینے کا کام پیش نظر ہے۔
- آپ حضرات میں سے جس کسی کے پاس کوئی خاص واقعہ۔ ان تحریکوں کے حالات، مقدمات، گرفتاری، شہادت، مرزائیوں کی جارحیت۔ جلسہ و جلوس۔ ہڑتال، کانفرنس۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کے حالات وانٹرویو غرضیکہ ان تحریکوں سے متعلق آپکے علاقہ یا ملکی رپورٹ کے سلسلہ میں کچھ بھی ہو ہمیں اصل یا فوٹو ارسال فرمائیں۔
- مزید جن حضرات سے اس قسم کا مواد میسر آسکتا ہو ان کے پتہ جات سے مطلع فرماویں۔
- اخباری تراشے یا اشتہار یا اس قسم کا کوئی بھی مواد ہو ارسال فرماویں۔ ضرورت پوری ہونے کے بعد واپس کر دیا جائے گا اگر اصل بھیجنا ممکن نہ ہو تو فوٹو سٹیٹ ارسال فرمائیں فوٹو سٹیٹ کے معاوضے ہمارے ذمے ہوں گے۔
- مقامی مجلس عمل کے رہنما و جماعتی کارکن اس سلسلہ میں بھرپور محنت فرمائیں۔ اس کام کو اپنا سمجھیں اپنے اپنے علاقہ کی ان دونوں تحریکوں کی رپورٹ مرتب کریں اور دفتر کو بھجوائیں۔ یاد رہے کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک کے حالات علیحدہ لکھے جائیں۔ اور ۱۹۸۴ء کے علیحدہ تاکہ دونوں کو باہمی خلط نہ کیا جائے۔

العارض: اللہ وسایا دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان فون: ۴۰۹۷۸

چونکہ آپ کا یہ بیان مبنی بر حقیقت تھا اس لئے مخالفین (یزید یدلین) واس کو کوئی جواب دینے کی جرأت نہ ہوئی لیکن افسوس کہ چودھویں صدی کے یزیدی صفت شقی قادیان (مرزا) نے اس کمی کو پورا کیا اس بحر و قافیہ میں اس کو ساوہ مزیوں کیا گیا ہے۔ ولی فیتو الجیب کن حسینکم بقیتؤ هدی و الفرق اجلی و اظہر ۔ میں خدا کا قتیل ہوں لیکن تمہارا حسین قتیل اعدا بھیا فرق ظاہر ہے۔

نوا اللہ لیست فیہ منّی زیادۃ و عندی شہادات من اللہ فانظروا۔ بخدا حسین کو مجھ سے کوئی فضیلت نہیں میرے پاس اس کے متعلق الٰہی شہادت ہیں سو تو سوچی

و شتان ما بینی و بین حسینکم ۔ فانی اوید کل ان وانصر مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیوں کہ مجھے ہر آن تائید الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ واما حسین فاذکروا دشت کربلا الی ہذا الایام تبکون فانظروا لیکن حسین تو دشت کربلا کو یاد کر لو۔ آج دن تک تم رو رہے ہو۔ معاذ اللہ ایسی گستاخی حضور علیہ السلام نے حسین کو سید شباب اهل الجنۃ فرما کر تعریف کی ہے لیکن مرزا ہے کہ مسلمان کہلا کر آل رسول کی یوں ہتک شان کر رہا ہے۔ حسینکم (تمہارا حسین) میں سے ثابت ہوتا ہے کہ حسین مسلمانوں کا ہے مرزا کو اس سے کچھ تعلق نہیں بیچ کہا کفار کو مومنوں سے کیا تعلق۔ رسول پاک اور آل اطہار تو کیا مرزا جی نے تو ذات قدوس کی ہتک و توہین سے بھی دریغ نہیں کیا۔

توہین خدا

الہامات ذیل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی خدا کے شریک ہی نہیں بلکہ خدا سے اعلیٰ و افضل بننے کے مدعی ہیں

(۱) یا شمس یا قمر انت منی وانا منک (حقیقۃ الوحی صلا)

اے سورج اے چاند تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں

(۲) انت منی بمنزلۃ ولدی (تو میرے فرزند کی جگہ ہے) حقیقۃ الوحی صلا

(۳) الارض والسماء معک کما هو معی حقیقۃ الوحی صلا

(زمین و آسمان تیرے (مرزا کے) ایسے ہی تابع ہیں جیسے میرے (خدا) کے تابع ہیں

(۴) انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون (تیرا شان یہ ہے کہ جب کسی چیز کو کہہ دے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ حقیقۃ الوحی صلا۱۰

۵ یتم اسمک ولا یتم اسمی (تیرا مرزا کا نام کامل ہوگا اور میرا خدا کا نام نا تمام ناقص رہے گا۔

۶۔ ربّ المعاج (ہمارا خدا ہاتھی گو بر کا ہے) براہین احمدیہ صفحہ ۵۵

۷۔ بایعنی ربّی خدا نے مرزا سے بیعت کی ہے۔ دافع البلاء صفحہ ۹

۸۔ انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳ میں (خدا) رسول (مرزا) کے ساتھ ہو کر جواب دیتا ہوں۔ خطا بھی کرتا ہوں اور صواب بھی۔

(۹) ایحمدک اللہ ویمشی الیک حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹ خدا تیری حمد کرتا ہے اور تیری طرف چل کر آتا ہے۔

(۱۰) انت من مائنا وهم من فشل اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۴ تو (مرزا) میرے پانی سے ہے اور دوسرے خشکی سے۔

(۱۱) خدا تعالیٰ بجلی کے ساتھ انسان پر سوار ہوا۔ جیسے اونٹنی پر سوار ہوتا ہے (توضیح المرام صفحہ ۵)

(۱۲) اس وجود اعظم (خدا کے) ہاتھ پیر اور عرض و طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس کی تاریں ہیں

(۱۳) میں فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا (دو گو پال کرشن) ہوں (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۵)

(۱۴) میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ اور یقین کیا کہ وہی ہوں اس حالت میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ تو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے مطابق اس کی ترتیب اور تفریق کی اور میں دیکھتا ہوں کہ میں اس کی خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح پھر میں نے کہا آؤ اب انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں۔ کتاب البریہ صفحہ ۸۵، صفحہ ۸۶

(۱۵) انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵)

(۱۶) میں نے اپنے ہاتھ سے کئی ایک پیشگوئیاں لکھیں تو وہ کاغذ دستخط کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سرخی کی قلم سے دستخط کئے اس وقت قلم کو چھڑکا تو سرخی کے قطرے میرے کرتے اور عبداللہ سنوری کی ٹوپی پر پڑے جو اس وقت میرے پاؤں دبا رہا تھا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۵)

(۱۷) قرآن شریف خدا کی کتاب ہے اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۵

الہامات بالا پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کلمات شرک میں فرعون مصر سے بھی نمبر لے گئے بلکہ آج تک ایسے کلمات کفر کسی انسان کے منہ سے نہ نکلے ہوں گے۔

نمبر اول میں یہ تصریح ہے کہ مرزا خدا سے اور خدا مرزا سے ہے یعنی دونوں کا تعلق باہم باپ بیٹے کا یا خالق و مخلوق کا ہے۔

نمبر ۲ میں یہ اقرار ہے کہ مرزا خدا کے بیٹے کی بجائے ہے یعنی خدا کا ضرور کوئی بیٹا ہے اور مرزا اس کا قائم مقام ہے گویا وہی خدا جس کی تعریف لم یلد ولم یولد ہے اور جس نے فرمایا تکاد السموٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال هدا ان دعوا للرحمٰن ولدا اب ان آیات کو منسوخ کر کے مرزا کو اپنا بیٹا یا بیٹے کی بجائے بنا دیتا ہے۔

نمبر ۳۔ میں یہ دعویٰ ہے کہ زمین و آسمان جیسے خدا کے تابع ہیں ویسے ہی بلا کم و کاست مرزا کے تابع ہیں (استغفر اللہ)

نمبر ۴ کا یہ مفہوم ہے کہ مرزا خدا کی صفت خالقیت میں اس کا شریک ہے خدا کی طرح یہ بھی کسی کو کہہ کہ ہو جا تو پیدا ہو جاتی ہے

نمبر ۵ میں اپنے نام کو کامل اور خدا کے نام کو ناقص ثابت کیا گیا ہے (کیا کسی کافر نے پہلے بھی ایسا کہا؟)

نمبر ۶ میں خدا کو مجسم ہاتھی دانت یا گوبر سے بنا ہوا بت قرار دے دیا (خدایا تیری پناہ)

نمبر ۷ میں معاذ اللہ مرزا خود مرشد بیعت لینے والا اور خدا کو مرید بیعت کرنے والا اقرار دیتا ہے (اللہ رے جرأت

نمبر ۸ میں خدا مرزا کا ساتھ دے کر خطا کار بھی بن جاتا ہے (نعوذ باللہ)

نمبر ۹ میں خدا مرزا کی تعریف کرتا ہوا اس کے پاس چل کر آتا ہے (یا للعجب)

نمبر ۱۰ میں مرزا خدا کے پانی سے اور مخلوق خشکی سے۔ خود ہی خیال کیجئے اس پانی سے کیا مراد ہے ویسے تو خدا فرماتا ہے کہ ہم نے ہر ایک چیز کو پانی سے بنایا ہے

نمبر ۱۱ میں خدائے بے مثال کو ایک حیوان (اونٹ) سے تشبیہ دی گئی ہے۔

نمبر ۱۲۔ میں خدا کو ہاتھ پیر عرض و طول رکھنے والا اور بہت تاروں والا تیندوا بنا دیا گیا ہے (کیا یہ الہام رحمانی ہیں یا شیطانی۔

باقی صفحہ ۳۲ پر

طب و صحت

دہی جگر کیلئے تحفہ

دودھ قدرت کا انمول عطیہ ہے اس کو آپ چاہیں تو خالص حالت میں پئیں تو اس کو اچھی طرح پھینٹ کر گھی نکالیں چاہیں تو اس کا مکھن بنالیں اور چاہیں تو اس کو پھاڑ کر دہی کی صورت میں استعمال کریں دودھ سے کئی مفید صحت اشیاء بنائی جاتی ہیں جن میں چھاچھ اور پنیر کے علاوہ کھویا اور کھیر جیسے لذیذ پکوان بھی شامل ہیں۔

گرمیوں میں دہی کی لسی دماغ کو ٹھنڈک اور معدے کو تسکین پہنچاتی ہیں دہی کی لسی میں دودھ کی چکنائی بھی شامل ہوتی ہے اور جسم کو غذائیت اور توانائی بھی فراہم کرتی ہے۔ اکثر گھرانوں میں دہی کا استعمال کھانا کھانے کے دوران کیا جاتا ہے اس کے استعمال سے کھانا جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔

طبی نقطہ نظر سے دہی، جگر، معدہ اور آنتوں کے لئے بے حد مفید ہے جو لوگ جگر کی گرمی کے شاکی ہوتے ہیں اگر وہ روزانہ ایک وقت کے کھانے میں بھی دہی کا استعمال کریں تو بہت جلد ان کی جگر کی زائد گرمی ختم ہو جائے گی۔

یرقان کا مرض جگر کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے اس مرض کے لئے اطباء جو دوائیں استعمال کراتے ہیں ان کے ساتھ دہی کے استعمال کی تاکید ضرور کرتے ہیں دراصل دہی دوا کے اثرات کو سرعت کے ساتھ جگر میں منتقل کر دیتی ہے اس طرح دوا کا عمل تیز ہو جاتا ہے اور مریض کو جلدی افاقہ ہو جاتا ہے بعض لوگوں کو پسینہ بہت زیادہ آتا ہے ایسے لوگوں کو گرمی کے علاوہ سردی کے موسم میں بھی دوپہر کے وقت اتنا پسینہ آتا ہے جتنا عام آدمیوں کو گرمیوں میں آتا ہے گرمی کے موسم میں تو ان لوگوں کا بہت برا حال ہوتا ہے ان کی قمیض اس طرح بھیگی ہوتی ہے جیسے ان پر بالٹی بھر کر پانی ڈال دیا گیا ہو ایسے لوگوں کے لئے دہی حقیقتاً قدرت کا بہترین تحفہ ہے دوپہر اور شام کھانے کے ساتھ دہی کا استعمال اس شکایت کو رفع کرتا ہے جن لوگوں کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں سے پسینہ خارج ہوتا ہے دہی کے باقاعدہ استعمال سے ان کی یہ شکایت ختم ہو جاتی ہے

کسی مرض کی صورت میں جو فائدہ غذا سے ہوتا ہے وہ دوا سے نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ غذا دوا کی نسبت جسم میں فوراً ہضم ہو کر جذب ہو جاتی ہے جگر کا فعل درست رکھنے کے لئے غذاؤں میں بہترین غذا دہی ہے اس کا استعمال جگر کے لئے مفید ہے اس کے علاوہ دل و دماغ کو بھی تقویت دیتی ہے۔

ہمارے یہاں معیار صحت مسلسل گر رہا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ غذائیت کے مسئلے کو پوری اہمیت دی جائے اور عوام کو صحیح اور مناسب غذاؤں کی جانب راغب کیا جائے۔

چائے کافی اور کولا مشروبات کسی بھی طرح صحت کیلئے مفید نہیں ہو سکتے ان کے بجائے عوام کو قدرتی اشیاء کے استعمال کی ترغیب دی جائے اور عوام میں حفظ صحت کا شعور بیدار کیا جائے صحت مند قوم ہی کامیاب و کامران ہوتی ہے۔

ایبٹ آباد میں قادیانی مورچے کی فتح

رپورٹ: احمد ندیم قاضی، ایبٹ آباد

ایبٹ آباد میں کافی عرصہ سے مرزائی ٹولی کی طرف سے شر انگیز اور اسلام دشمن کارروائیوں کا سلسلہ جاری تھا۔ دجال مرزا قادیانی کے پیروکار شیطان ازل کے مختلف روپ دھار کر ایبٹ آباد کی پرامن فضا کو داغدار کرتے رہتے ہیں۔ مگر دوسری طرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد اور تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد کے نوجوان ان کا بھرپور تعاقب جاری رکھے ہوئے تھے۔ ایبٹ آباد میں مرزائیوں کی طرف سے پہلی شر انگیز کارروائی اس وقت منظر عام پر آئی جب قادیانی یہاں پی ایم اے کاکول کے نزدیک اپنا گرائی ہیڈ کوارٹر "ربوہ ثانی" بنا رہے تھے۔ جس کا ذکر مخدومی حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے اپنے ایک پمفلٹ "ربوہ ثانی جو بن نہ سکا" میں کیا۔ اس کی اطلاع ملنے پر ایبٹ آباد کے غیور مسلمان سروں پر کفن باندھ کر میدان جہاد میں نکل آئے اور راتوں رات تعمیر شدہ عمارت کو جلا کر خاکستر کر دیا۔

مرزائیوں کی طرف سے تازہ ترین شر انگیزی گزشتہ دنوں عمل میں آئی۔ جب صاحبزادہ عبدالرشید قادیانی کے گھر ہزارہ ڈویژن کے مرزائیوں کا اجتماع ہوا۔ جس میں تقریباً چار صد مرزائیوں نے شرکت کی۔ یہ مرزائی مانسہرہ، تربیلا، غازی، حسن ابدال، ہری پور، واہ، بھگلہ، اور ایبٹ آباد سے تعلق رکھتے تھے۔ یاد رہے کہ صاحبزادہ عبدالرشید قادیانی صاحبزادہ عبداللطیف قادیانی کا پوتا ہے جو کہ دجال قادیان کے خود ساختہ "صحابیوں" میں شامل تھا اور جس کو مرزا قادیانی نے تبلیغ کی غرض سے افغانستان روانہ کیا تھا اور جس کو والی افغانستان نے سنگسار کروا دیا تھا اور جس کا تذکرہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" میں کیا۔ اس اجتماع میں تلاوت قرآن پاک اور نماز جمعہ باآواز بلند ادا کی گئیں۔ اس کے علاوہ مرزا طاہر کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹیں حاضرین کو دکھائیں اور سنائی گئیں اور بڑی تعداد میں قادیانیت سے متعلق گمراہ کن لٹریچر حاضرین میں تقسیم کیا گیا۔ اس اجتماع کی اطلاع ملتے ہی تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد کے مجاہدین موقعہ پر پہنچے اور تھانہ میرپور میں رپورٹ کرنے گئے مگر متعلقہ تھانہ نے ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کر دیا

اور کہا کہ جب تک ہمیں اوپر سے حکم نہیں آتا اس وقت تک ہم رپورٹ درج نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد یوتھ فورس کے عہدہ داروں نے انتظامیہ کے متعدد افسران سے بالمشافہ ملاقات کی لیکن ضلعی انتظامیہ نے روایتی ٹال مٹول سے کام لیا۔ اس پر انتظامیہ کے رویے سے دل برداشتہ ہو کر ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد نے دوسرے دن پورے ایبٹ آباد شہر میں مکمل ہڑتال کا اعلان کر دیا اور اس کے ساتھ ہی مرزائیوں کے گھروں کے سامنے بھی جلسہ کا اعلان کر دیا۔ لہٰذا دوسرے دن ایبٹ آباد شہر میں کل ہڑتال رہی۔ کاروبار بند رہے۔ ٹریفک معطل رہی بالآخر ضلعی انتظامیہ نے مجاہدین یوتھ فورس برائے تحفظ ختم نبوت کے دباؤ اور صوبائی حکومت کے حکم پر ایف آئی آر درج کرلی اور گرفتاریاں شروع کر دیں۔ مگر اس وقت مرزائی اپنے گھروں سے بھاگ چلے تھے مگر پولیس اور مقامی انتظامیہ نے چابکدستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دو دن کے اندر اندر تقریباً پچاس قادیانیوں کو گرفتار کر لیا۔ ان میں صاحبزادہ عبدالرشید صاحبزادہ عبدالسلام، رانا محمد یوسف، محمد انور، محمد اکبر، منظور احمد سپرنٹنڈنٹ ایم ای ایس، نذیر احمد نعمانی ایڈووکیٹ، محمد احمد سپرنٹنڈنٹ واپڈا، رانا کرامت اللہ، صوبیدار عبدالرحیم ڈاکٹر اسلم جہانگیری، حبیب اختر کے نام قابل ذکر ہیں۔

ان تمام ملزموں کی ضمانتیں مقامی مجسٹریٹ نے منسوخ کیں اس کے بعد سیشن کورٹ نے بھی ان کی ضمانتیں نہیں لیں۔ مگر ہائی کورٹ نے ان کی ضمانتیں کر دیں۔ قادیانی ملزم تقریباً اسی دن جیل میں رہے۔ قادیانی ملزموں کی گرفتاری سے ایبٹ آباد میں قادیانی لابی کی کمر ٹوٹ گئی ہے اور وہ دن اب انشاء اللہ دور نہیں جب سرزمین ایبٹ آباد مرزائیوں کے ناپاک وجود سے چھٹکارا حاصل کرے گی۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم اور مجاہدین تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کی عظیم الشان کامیابی ہے۔

گوجرانوالہ میں ختم نبوت یوتھ فورس کے دفتر کا افتتاح

ختم نبوت یوتھ فورس گوجرانوالہ ڈویژن کے دفتر کا افتتاح جی ٹی روڈ شہزادہ شہید کالونی میں گوجرانوالہ کی ممتاز سیاسی، سماجی شخصیت جناب ایس اے حمید صاحب نے کیا اس موقع پر افتتاحی تقریب سے جناب ایس اے حمید، مولانا زاہد الراشدی، مولانا خالد حسن مجددی، مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد، حافظ محمد ثاقب، مولانا محمد ایوب طوفانی ختم نبوت یوتھ فورس گوجرانوالہ کے صدر چوہدری محمد عابد جسیم سالار اعلیٰ آصف محمود بٹ نے خطاب کیا شہریوں کی کثیر تعداد نے افتتاحی تقریب میں شرکت کی مقررین نے قادیانیوں پر پابندیاں سخت کرنے پر زور دیا ہے۔ یوتھ فورس کے صدر چوہدری محمد عابد حسین جسیم نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوان کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور مرزائیوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیں گے۔ جناب ایس اے حمید نے ختم نبوت یوتھ فورس کی لائبریری کے لیے پانچ ہزار کی کتابیں دینے کا اعلان کیا۔

بقیہ : فتویٰ ہے شیخ کا

نمبر ۱۳ میں مرزا ہر چیز کے فنا کرنے والا کی صفت بن جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی صفات مختصہ ہیں۔

نمبر ۱۴ میں تو صریح خالق السموات والارض ومافیہا کا دعویٰ ہی نہیں بلکہ عملی طور پر بھی کل کائنات کی تخلیق اپنے ہاتھ سے کر دینے کی لاف زنی کی گئی ہے کیا مرزائی ایسا آسمان و زمین جو مرزا نے بنائے ہیں کہیں دکھا بھی سکتے ہیں۔

نمبر ۱۵ میں مرزا اپنے لڑکے کو خدا بنا دیتا ہے جو آسمان سے نازل ہوا۔ تو مرزا خدا کا باپ ہوا۔ (معاذ اللہ)

نمبر ۱۶ میں تو مرزا نے خدا کو ایک ناممول نہیں فضول بکتب بنا دیا ہے جو لکھتے وقت قلم تیار کرا ہے اور بیگ کے کپڑے خراب کر دیا ہے کیا مرزائیو مرزا کے اس فلسفہ کی داد دو گے؟ غالباً تم لوگوں نے بھی اس کرتے اور اس ٹوپی کے درشن کئے ہوں گے۔

نمبر ۱۷ میں خدائے پاک کی مقدس کلام قرآن کریم کو مرزا نے اپنے منہ کی باتیں کہہ کر اس کی تنقیص شان کی ہے کیا کوئی ادنیٰ عقل والا انسان بھی ایسے خرافات سن کر بھی مرزا کو مسلمان بلکہ ایک عاقل انسان بھی قرار دے سکتا ہے ایسی زٹلیات تو پاگل بھی نہیں ہانکا کرتے مرزا تو خدا فراموش گرد

بقیہ : صحابہ کرام رضہ

غور کریں، ہمسایوں سے اپنے رویے، عزیز و اقارب

برتاؤ، اہل محلہ اور اہل شہر سے سلوک، نیز اپنی اولاد کی بے حس چال چلن اور بھائی بندوں کی ناشائستہ روش کو نگاہ میں رکھ کر دیکھیں کیا وہ حضورؐ کے طریقوں سے دور، کہیں مغرب کی تہذیب و تمدن کے شکار تو نہیں اور اگر ہیں تو آئیں ان کی اصلاح کے لیے کمربستہ ہوں۔

سیرت نبوی کے آئینہ میں ان امراض کا علاج تلاش کریں جو کہ معاشرے کی رگ و پے میں سرایت کر گئے ہیں۔ سیرت میں ہر طرح کی روشنی دینے کی کفیل ہے اور ہر قسم کی ہدایت کی ضامن ہے اس کے مطابق عمل کرنے کی ٹھان لی جائے تو زندگی کا کوئی پہلو تشنہ نہیں رہیگا اور آج بھی ایک اسلامی معاشرہ قائم کرنے کیلئے کوئی کاوٹ باقی نہیں رہیگی۔

بقیہ : انا خاتم النبیین ؐ

بعد کوئی شخص نبی ہی نہیں ہو سکتا اور جو بھی محمد رسول اللہ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے اس کا اسلام کے ساتھ دور سے بھی تعلق نہیں ہے اس سلسلہ کے بھی چند شواہد ملاحظہ ہوں۔

(۱) امام ابو حنیفہ (۸۰ھ تا ۱۵۰ھ) کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ مجھے موقع دو کہ میں اپنی نبوت کی علامات پیش کروں اس پر امام اعظمؒ نے فرمایا کہ جو شخص اس سے نبوت کی علامات طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں لا نبی بعدی (مناقب الامام الاعظم ابو حنیفہ ابن احمد المکی جلد اول صفحہ ۱۶۱)

(۲) علامہ ابن جریر طبری (۲۲۴ھ تا ۳۱۵ھ) اپنی مشہور تفسیر القرآن میں آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کا مطلب بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبوت کو ختم کر دیا اور اس پر مہر لگا دی اب قیامت تک یہ دروازہ کسی کے لئے نہیں کھلے گا (تفسیر ابن جریر جلد ۲۲ صفحہ ۱۲)

(۳) علامہ زمخشری تفسیر کشاف میں ذکر فرماتے ہیں کہ اگر تم کہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی کیسے ہوئے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں نازل ہوں گے؟ تو میں کہوں گا کہ آپؐ کا نبی ہونا اس معنی میں ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے نبی بنائے جا چکے ہیں۔ اور جب وہ نازل ہوں گے تو حضور اکرمؐ کے امتی بن کر آئیں گے (جلد ۲ صفحہ ۲۱۵)

(۴) علامہ ملا علی قاری، شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں کہ ہمارے نبیؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے (ماخوذ)

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

10 دسویں سالانہ کل پاکستان عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

بتاریخ
۲۳ نومبر ۱۹۹۰ء
بروز جمعۃ المبارک

بمقام
مسلم کالونی
صدیق آباد
~~ربوہ~~

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

یہ سالانہ کانفرنس حسب سابق پورے تزک واحتشام سے منعقد ہو رہی ہے جس میں ملک بھر سے مشائخ عظام، اکابر علماء کرام، راہنمایان قوم، دانشور، وکلاء، طلباء اور ہر طبقہ خیال سے تعلق رکھنے والے حضرات شرکت فرمائیں گے۔

(مولانا) **عزیز الرحمن جالندھری** (صاحب)
مرکزی ناظم اعلیٰ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ۴۰۹۷۸